رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲ ۔ یہ ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

زیر سرپرستی مولانا محمد ابراہیم میر سیالکوٹی۔

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین کتاب اللہ و سنتی

اخبار اہلحدیث امرتسر

(پنجاب)

جلد ۲۳ - اڈیٹر: عطاء اللہ - نمبر ۳۶

297.8 1405
4258

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیثوں کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہیے۔

(۲) جواب کیلئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہیے۔

(۳) مضامین بشرط پسند مفت درج ہونگے اور ناپسند محصول ڈاک آنے پر واپس۔

(۴) جس ماسلت سے نوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔

(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے۔

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ عـہ

روسا و جاگیرداران سے سے

عام خریداران سے صہ

ششماہی ۱۲؍

ممالک غیر سے سالانہ ۱۰ شلنگ

اُجرت اشتہارات کا فیصلہ

بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام منیجر اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہیے۔

مالک اخبار

مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل)

امرتسر - ۲۸ ذی الحجہ ۱۳۴۴ھ مطابق ۹ جولائی ۱۹۲۶ء یوم جمعۃ المبارک

فہرست مضامین

(۱) تاریخ اہلحدیث - صفحہ ۱-۲
(۲) تحریک اہلحدیث کوٹلی ضلع میرپور ریاست جموں صفحہ ۳
(۳) چند استفسارات - صفحہ ۳
(۴) قادیانی امت کی عجیب و غریب چالیں صفحہ ۳ تا ۵
(۵) مذہب اہلسنت والجماعت - صفحہ ۵
(۶) شیعوں کا علی (۶) صفحہ ۶
(۷) مسافر حجاز کا مکتوب (۷) صفحہ ۷
(۸) جواب مذاکرہ علمیہ - صفحہ ۷
(۹) محرم الحرام - صفحہ ۸
(۱۰) رفع الملام عن بعض مسائل الصیام صفحہ ۹ تا ۱۱
(۱۱) کتوں کی پاکیزگی (آریہ مشن) صفحہ ۱۱-۱۲
(۱۲) ہندو ذہنیت - صفحہ ۱۲
(۱۳) ملکی مطلع - صفحہ ۱۳-۱۴
(۱۴) متفرقات - صفحہ ۱۵
(۱۵) انتخاب الاخبار - صفحہ ۱۶

تاریخ اہلحدیث

(گذشتہ سے پیوستہ)

جب یہ معلوم ہو چکا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وعظ و خطبہ میں قرآن شریف پڑھکر سمجھاتے تھے۔ تو اب بخوبی سمجھا جا سکتا ہے کہ آپ نے محض کلام الٰہی کو اپنے کلام سے (متن کو شرح سے) ممتاز و جدا محفوظ رکھنے کے لئے حکم دیا تھا کہ "مجھ سے قرآن کے سوا کچھ نہ لکھو"۔ اس کا مطلب ہرگز ہرگز یہ نہیں ہے کہ میری تفسیر و تشریح کا اعتبار نہ کرو۔

اس امر کو ہم اسطرح بھی سمجھا سکتے ہیں کہ مسند دارمی میں ابو نضرہ تابعی[1] سے روایت ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ

قلت لابی سعید الخدری الا تکتبنا فانا لا نحفظ فقال لا انا لن نکتبکم و لن نجعلہ قرانا ولکن احفظوا عنا کما حفظنا نحن عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (سند دارمی صفحہ ۶۶ باب من لم یر کتابۃ الحدیث)

یعنی میں نے حضرت ابو سعید خدری کی خدمت میں عرض کی کہ (جو حدیثیں آپ ہمیں سناتے ہیں وہ) ہم کو لکھوا دیا کریں کیونکہ ہمیں زبانی یاد نہیں رہتیں۔ اسپر آپ نے فرمایا نہیں ہم تمہیں لکھوائینگے نہیں اور ہم اسے (لکھکر) قرآن نہیں بنائینگے۔ لیکن تم بھی ہم سے (سنکر) حفظ یاد کرو جسطرح ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے (سنکر) زبانی یاد کیں۔

[1] ان کا نام منذر بن مالک ہے اوساط تابعین میں سے ہیں بڑے بڑے جلیل القدر صحابہ سے روایت کی مثلاً حضرت علی۔ ابوموسیٰ اشعری۔ ابوذر غفاری۔ ابوہریرہ۔ ابوسعید خدری۔ ابن عباس۔ ابن زبیر۔ ابن عمر۔ انس۔ جابر۔ عمران بن حصین۔ سمرہ بن جندب وغیرہم رضی اللہ عنہم اجمعین۔ صحیح قول میں ۱۰۸ھ میں بصرہ میں فوت ہوئے ان کا جنازہ بموجب انکی وصیت کے حضرت حسن بصری نے پڑھایا (تہذیب التہذیب جلد دہم صفحہ ۳۰۲)

126

AsliAhleSunnet.com

اس روایت سے صاف ثابت ہے کہ حضرت ابوسعید حدیث روایت کیا کرتے تھے لیکن بموجب اپنی مذکورہ بالا روایت کے نہ لکھتے تھے نہ لکھوانے تھے نہ لکھنے کے قائل تھے۔ بلکہ خود بھی حافظ تھے اور اپنے شاگردوں کو بھی حفظاً یاد کرواتے تھے۔ پس اس حدیث ممانعت کا مطلب صرف اتنا ہی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حفاظت قرآن کیلئے کتابت حدیث سے منع فرمادیا تھا نہ کہ اتباع حدیث سے۔ اسی تو کتابت حدیث کے متعلق علماء حدیث کے دو گروہ ہو گئے ایک گروہ تو حضرت ابوسعید خدری کی طرح صرف حفظاً یاد کرنے کا قائل ہے۔ مثلاً صحابہ میں سے زید بن ثابت وغیرہ۔ اور تابعین میں سے قتادہ۔ محمد بن سیرین وغیرہما۔ اور دوسرا گروہ حفظاً و کتابۃً ہر دو طرح کا قائل ہے۔ مثلاً اصحاب میں سے عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ اور عبداللہ بن عمرؓ اور تابعین میں سے حضرت حسن بصری، خلیفہ عمر بن عبدالعزیز وغیرہما اور ائمہ میں سے امام مالک۔ امام شافعی۔ امام احمد امام بخاری۔ امام نسائی۔ امام ابوداؤد۔ امام ترمذی وغیرہم مصنفین کتب حدیث رحمہم اللہ اجمعین۔

یہ اختلاف شروع میں رہا۔ پیچھے سلف امت اس امر پر متفق ہوگئی کہ حدیث کا لکھنا جائز ہے۔ چنانچہ بذیل حدیث لاتکتبوا عنی الخ "اکمال اکمال العلم" میں لکھا ہے۔

کرہہ کثیر من السلف کتب العلم لھذا النھی و اجازہ الاکثر ثم وقع الاجماع علی جوازہ لاذنہ صلی اللہ علیہ وسلم لابن عمرو فی الکتب ولقولہ اکتبوا لابی شاہ والحدیث شکا الیہ رجل سوء الحفظ فقال لہ استعن بیمینک وکتب صلی اللہ علیہ وسلم کتابا فی الصدقات والدیات وقد امر صلی اللہ علیہ وسلم بالتبلیغ عنہ واذا لم یکتب ذھب العلم والحدیث محمول عند بعضھم علی کتب الحدیث مع القرآن فی صحیفۃ واحدۃ خوف ان یختلط بہ ویشتبہ علی القاری ویحتمل ان النھی منسوخ ودخل زید بن ثابت علی معاویۃ فسألہ عن حدیث فامر بکتبہ فقال لہ زید ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم امر ان لایکتب شیئ من احادیثہ فمحاہ۔ (اکمال العلم فی شرح صحیح مسلم للامام ابی عبداللہ محمد بن خلفۃ الوشتانی الابی المالکی المتوفی ۸۲۷ھ او ۸۲۸ھ)

"یعنی اس ممانعت کی وجہ سے بہت سے سلف نے علم کے لکھنے کو مکروہ سمجھا اور اکثر نے اسے جائز جانا پھر اسکے جواز پر اجماع ہو گیا۔ اس لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عبداللہ بن عمرو بن عاص کو لکھنے کی اجازت دی تھی اور ابوشاہ کے لئے مسائل (لکھ دینے) کا حکم کیا تھا۔ اور اس حدیث کی وجہ سے کہ ایک شخص نے اپنے حافظہ کی خرابی کی شکایت کی تو آپ نے فرمایا اپنے دہنے ہاتھ سے مدد لے (یعنی لکھ لیا کر) نیز اس لئے کہ خود آنحضرت صلعم نے صدقات و دیات کے متعلق نوشت لکھوائی تھی۔ نیز اسلئے کہ آنحضرت صلعم نے تبلیغ دین کا امر کیا ہے تو اگر علم لکھا نہ جائیگا تو گم ہو جائے۔ اور یہ حدیث (ممانعت) بعض کے نزدیک اس امر پر محمول ہے کہ حدیث (نبوی) قرآن شریف کے ساتھ ایک ہی صحیفہ میں (نہ) لکھا جائے۔ اس ڈر سے کہ اُس (قرآن) کے ساتھ مخلوط (نہ) ہو جائے اور قاری پر مشتبہ نہ ہو جائے۔ اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ یہ ممانعت منسوخ ہو۔ اور حضرت زید بن ثابتؓ (صحابی) حضرت معاویہؓ کے پاس گئے تو حضرت معاویہؓ نے اُن سے ایک حدیث کی بابت پوچھا (اور انہوں نے بتائی) تو حضرت معاویہؓ نے اُسکے لکھنے کا حکم کیا۔ تو حضرت زیدؓ نے اُن سے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ آپ کی کوئی حدیث نہ لکھی جائے پس حضرت معاویہؓ نے اُسے مٹا دیا۔"

یہ امر کہ کتابت حدیث کی نسبت اختلاف پہلی صدی میں رہا پھر سب جواز پر متفق ہو گئے اُس سے بھی ثابت ہو سکتا ہے کہ خلیفہ عمر بن عبدالعزیز کے حکم جمع و کتابت حدیث پر کسی امام نے انکار نہ کیا۔ حالانکہ اسوقت ائمہ حدیث کثرت سے تھے۔

اسی طرح تکمیل اکمال الاکمال میں بھی ہے۔[1] اھ

بخاری (علیہ رحمۃ اللہ الباری) نے اپنی صحیح کی کتاب العلم میں کتابۃ العلم کی سرخی سے باب باندھا ہے خاتمۃ الحفاظ اسکی شرح میں فرماتے ہیں

السلف اختلفوا فی ذلک عملا وترکا وان کان الامر استقر والاجماع انعقد علی جواز کتابۃ العلم بل علی استحسانہ بل لایبعد وجوبہ علی من خشی النسیان ممن یتعین علیہ تبلیغ العلم۔ (فتح الباری مطبوعہ مصر جلد اول صـ ۱۹۲)

"یعنی سلف صالحین (صحابہ و تابعینؒ) نے علم (حدیث) کے لکھنے اور نہ لکھنے میں اختلاف کیا ہے اگرچہ (بعدمیں) علم کے لکھنے کے جواز پر بات ٹھہر گئی اور اجماع قائم ہو گیا۔ بلکہ اُس کے استحسان پر یعنی لکھنے کے مستحسن ہونے پر۔ بلکہ اُس شخص پر جو تبلیغ علم کیلئے متعین ہو اور اُسے نسیان کا اندیشہ ہو اسکا لکھنا واجب ہونا بھی بعید نہیں۔"

امام بخاریؒ قائلین جواز میں سے ہیں۔ اُن کا کئی ایک کتب احادیث کا مصنف ہونا اسکی کافی شہادت ہے۔ آپ نے اس باب کے ضمن میں چار احادیث ذکر کی ہیں۔

اوّل حضرت علیؓ کے صحیفہ والی جو سابقاً گذر چکی دوم ابوشاہ والی۔ یہ بھی اوپر گذر چکی۔ سوم حضرت ابوہریرہ والی روایت کہ میں نہ لکھتا تھا اور عبداللہ بن عمرو بن عاص لکھ لیا کرتے تھے۔ یہ بھی گذر چکی۔ چہارم یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی مرض موت میں اپنی وفات شریف سے چار روز پہلے کچھ لکھوانا چاہا الخ

اس حدیث کے ذکر سے امام بخاریؒ کی یہ غرض ہے کہ یہ کتابت قرآن شریف کی آیت نہ تھی۔ کیونکہ اگر ایسا ہوتا تو آپ لکھوا کر نہ ہو سکا تو زبانی ہی تبلیغ فرما دیتے۔ لیکن یہ ہرگز ثابت نہیں کہ آپ نے اس کے بعد کوئی آیت قرآنی ذکر کی ہو۔ لہذا لامحالہ تسلیم کرنا پڑیگا کہ جو کچھ آپ لکھوانا چاہتے تھے غیر قرآن تھا۔

[1] ھو ایضاً تعلیق علی الشرح المذکور للامام ابی عبداللہ محمد بن محمد بن یوسف السنوسی الحسنی المتوفی سنہ ۸۹۵ھ طبعا علی نفقۃ السلطان عبد الحفیظ المغربی الطبقۃ الاولی بمصر سنہ ۱۳۲۸ھ علی ھذا [illegible]

AsliAhleSunnet.com

تحریک اہل حدیث

کوٹلی ضلع میرپور ریاست جموں

قصبہ کوٹلی ایک چھوٹی سی پہاڑی پر برلب دریائے پونچھ آباد ہے۔ یہاں کے لوگ بہت جاہل ہیں ہر قسم کی مشرکانہ رسوم کے پابند ہیں۔ ایسی حالت میں اللہ تعالے کی رحمت جوش زن ہوئی۔ میاں رحم علی دمیاں یوسف علی صاحبان نے کتاب قصص المحسنین مصنفہ مولوی عبدالستار صاحب خریدی اور پڑھنا شروع کیا ایک دن یہ کتاب مولوی عبدالرحیم صاحب کو جو اُس وقت بالکل ان پڑھ تھے اور تیس سال کی عمر کو پہنچ چکے تھے سُنکر شوق غالب ہوا کہ مجھے کچھ پڑھنا چاہئے غرضیکہ اُنہوں نے محنت کرنی شروع کی۔ اور اتنا علم حاصل کرلیا کہ کتاب مذکور کو اچھی طرح پڑھ لیا کرتے تھے۔ تینوں صاحبوں نے کتاب مذکورہ عام مجمعوں اور شادی غمی کی مجلسوں میں لوگوں کو سنانا شروع کیا۔ لوگوں کو کتاب مذکورہ پسند تو آتی تھی مگر کہا کرتے تھے کہ یہ آدمی وہابی ہو جائینگے۔

اسی اثناء میں مولوی عبدالرحیم صاحب نے سوچا کہ اس طرح تبلیغ نہیں ہوسکتی کسی عارف باللہ کے پاس چلکر قرآن شریف کا ترجمہ پڑھ لوں۔

جب صاحب موصوف وزیر آباد پہنچے تو سُنا کہ کوئی حافظ عبدالمنان صاحب (رحمۃ اللہ علیہ) بھی عاشق سنت رسول اللہ ہیں۔ اُن کی خدمت میں حاضر ہوئے اور قرآن شریف مترجم ایک سال کے اندر ختم کر کے جب گھر پہنچے تو اپنے دیگر پُرانے دوستوں کو تمام باتیں سکھادیں۔

غرضیکہ مذہب اہلحدیث کا اعلان مولانا نے اب کھُلے طور پر کرنا شروع کیا اور ہر چہار طرف سے مارو پیٹو کی آواز آنے لگی۔

اس کے بعد اللہ کی مہربانی سے ایک شخص میاں جان محمد نیاریہ (مرحوم) مؤید اہلحدیث جو میرپور اور جموں میں اپنی سکونت رکھا کرتے تھے کوٹلی پہنچے اور اہل حدیث کو مسجد کی تیاری میں بہت سی امداد کی پھر اہل حدیث نے اپنی طاقت کے موافق تبلیغ توحید و سنت شروع کردی جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ آجکل کوٹلی میں احناف نے بھی ان رسومات قبیحہ کو چھوڑ دیا ہے شادی غمی عام طور پر شریعت کے موافق ہوتی ہے ان میں سے ایک مسن بزرگ میاں جھنڈا صاحب نے جو انجمن اسلامیہ کوٹلی کے جنرل سکرٹری بھی ہیں اہلحدیث و حنفی اختلافات کو مٹا کر ان تمام کو ایک جامع مسجد میں جمع کردیا ہے۔ اور خاکسار کو خطیب مقرر کیا ہے۔

باری تعالے سے دعا ہے کہ ایسے نیک دل بزرگوں کو ہمیشہ تک ہمارے سروں پر قائم رکھے۔ کاش اگر دنیا کے تمام حنفی اس خیال کے ہو جائیں تو معمولی جھگڑے جو بعض خودغرض لوگوں کی وجہ سے حنفی اہلحدیث کے درمیان لگے ہوئے ہیں مٹ جائیں اور ہر بھائی اپنے بھائی سے مل بیٹھے۔

(خاکسار فضل دین جائنٹ سکرٹری انجمن اسلامیہ کوٹلی)

(قادیانی مشن)

ڈاکٹر بشارت احمد صاحب لاہوری احمدی سے

چند استفارات

آپ کا مضمون "امتی نبی نہیں ہوسکتا" ۱۶ جون سے اخبار "پیغام صلح" لاہور میں چھپ رہا ہے۔ اُس میں آپ نے سارا زور اس پر لگا دیا ہے کہ جناب مرزا صاحب نے اپنی ذات پر نبوت کا لفظ مجازاً استعمال کیا ہے۔ پس اس کے متعلق چند باتیں دریافت طلب ہیں امید ہے آپ جواب سے ممنون فرمائینگے۔

(۱) کیا قرآن شریف اور حدیث صحیح میں اسکا ثبوت ملتا ہے کہ ایک شخص منصب نبوت پر تو متعہد نہیں لیکن خدائے تعالے اور اسکے رسول نے اسے نبی کر کے پکارا ہو؟

(۲) جس قسم کی نبوت آپ مرزا صاحب کے لئے تجویز کرتے ہیں اسکی اطاعت و اتباع کا حکم کیا ہے؟ آیا اس کی اتباع واجب ہے یا نہیں؟

(۳) ایسے نبی کے انکار سے کوئی شخص کافر ہوتا ہے یا نہیں؟

(۴) اگر اس کی اطاعت و اتباع واجب ہے اور اسکا انکار کفر ہے تو جن لوگوں نے مرزا صاحب کو نہیں مانا وہ کافر ہیں یا نہیں؟

(۵) اگر اس کی اطاعت و اتباع واجب نہیں اور نہ اس کا انکار کفر ہے تو جو لوگ مرزا صاحب کو واجب الاطاعت اور ان کے انکار کو کفر جانتے ہیں وہ کون ہوئے؟

(میر سیالکوٹی)

قادیانی امت کی عجیب و غریب چالیں

پنجابی نبی کی کہانی

اُسکی اپنی زبانی

جن صاحبان نے تھوڑا بہت بھی قادیانی لٹریچر کو پڑھا ہے اُن کو اچھی طرح سے معلوم ہے کہ مرزا صاحب نے مجدد۔ مہدی۔ نبی آخرالزمان۔ موسے۔ بیٹے۔ محمد۔ احمد کرشن۔ اوتار بدھ مہاراج۔ نانک اوتار۔ بلکہ جہانتک میرا علم ہے اور اُن کی تحریر میرے مدنظر ہے آپ خدائے ذوالجلال کے پاس بیٹھے ہوئے آپ میں اور ذات باری تعالے میں تمیز نہ کرسکے۔ اور کہہ مارا کہ "میں حقیقت میں خدا تھا"۔ چنانچہ اُن کے ایک دیرینہ شعر سے اُن کے چند دعادی کا حال کھُلتا ہے ؎

منم مسیح زمان و منم کلیم خدا
منم محمد و احمد کہ مجتبےٰ باشم

مرزائی دوستو! ذرہ غور کرو اور خدا کا خوف کرو جس کے روبرو تم نے بعد الموت حاضر ہونا ہے مندرجہ بالا مرزا کے دعادی اور شعر میرے خود ساختہ نہیں ہیں بلکہ مستند کتابوں کے حوالجات ہیں بلکہ ہر ایک مرزائی کے زبان زد ہیں۔ یہانتک مرزا صاحب لکھ مارتے ہیں کہ "تمام انبیاء علیہ السلام کی قوتیں مجھ کو عطا کی گئی ہیں"۔

اے حق کے متلاشیو! ذرہ غور کرو۔ ریویو آف ریلجنز انگریزی ماہ مئی ۱۹۲۶ء قادیانی امت کا رسالہ ... سامنے پڑا ہے ...

AsliAhleSunnet.com

"چونکہ کرشن اوتار کا وعید آریہ ورت میں ہے پس مرزا صاحب بھی وہی ہیں۔"

اے ناظرین اہلحدیث کیا مرزا صاحب تناسخ کے قائل نہ تھے۔ جب تک تناسخ کے قائل نہ بنیں، وتار کے کیا معنے؟ حضرت آدم سے لیکر حضرت رسول کریم (محمد صلعم) تک تمام انبیا کی روحیں مرزا صاحب کے جسم خاکی میں حلول کر آئیں۔ ماشاءاللہ مرزا صاحب کا جسم کیا ہے روحوں کی کوٹھری۔ علیین کہیں یا سجین۔ تناسخ دیوتا کہیں تو بجا ہے۔ کہیں تو رسول پاک کے غلام اور ادنےٰ امتی ہونے کے دعویدار اور اُن کی رحمت سے فیض یافتہ۔ کہیں برابری کا دعوےٰ۔ بلکہ اُس سے بھی تجاوز۔ سبحان اللہ سچائی کا نمونہ یہی ہے۔ کرشن مہاراج۔ گرونانک علیہ الرحمۃ کے اوصاف حمیدہ سے پُر۔ مگر کرشن کی طرح مرزا صاحب نے درخت پر چڑھکر مُرلی تو نہیں بجائی۔ شاید محمدی بیگم کے عاشقانہ نشہ میں آکر مرلی بجانا بھول گئے ہوں۔ اے نبی کے گوالو! اگر تم مرزا صاحب کو اپنی گائے وغیرہ کا چارج دیدیتے تو شاید کرشن مہاراج کا دعوےٰ کرنے کی رہی سہی کسر پوری ہوجاتی۔ اور مجنوں کی طرح وہ بھی بنی کے جنگل میں ہراساں و پریشاں پھرتے۔ آہ مرزا صاحب ہندو بھی بنے۔ گرو کے سکھ بھی بنے۔ مگر افسوس جال میں شکار ایک بھی نہ پھنسا۔ تناسخ کے قائل ہوکر مسلمانوں سے بھی الگ ہوئے۔ اگر اہل ہنود اس دام تزویر میں پھنس جاتے تو شاید محمدی بیگم جیسے کئی شکار مل جاتے ہائے رے بڑھاپے تیرا ستیاناس۔ اسلام سے روگردان ہوکر کرشن بنے۔ نانک بنے۔ گوتم بدھ بنے۔ لیکن واہ ری آسمانی منکوحہ تونے بھی داغ مفارقت سے پنجابی نبی کے دل کو پریشان کردیا۔ جب ہندوؤں میں دال نہ گلی تو مثیل مسیح بنکر عیسائیوں کو للکارا (واللہ اعلم۔ کوئی ادھر بھی ہو) عیسےٰ بنے دعوےٰ بایں الفاظ کیا ؎

ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو
اُس سے بہتر غلام احمد ہے

صاحبو! اُن کی تصانیف سے اُن کا ظلی نبی ہونے کا دعوےٰ بھی معلوم ہوتا ہے۔ کیا سایہ بھی اصل جسم کی مانند قوی یا محرک ہو سکتا ہے۔ یہ قادیانی فلاسفی تو شاید ہو کہ سایہ اور نمونہ اصل چیز سے زیادہ قوی الحس ہو۔ سائنس تو اس کے برعکس ہی کہیگا۔

کسی جگہ غیر تشریعی نبی کی صورت میں آگئے ہیں۔ لیکن بموجب محولہ بالا شعر باشرع نبی سے بہتر بیان کرتی ہیں۔ بلکہ ذکر سے بھی منع کرتے ہیں۔ کیوں نہ ہو جب تک عیسےٰ علیہ السلام کو نعوذ باللہ زانی۔ اُس کی نانی دادیوں کو زانیہ اور بازاری عورتیں قرار دیتے ہیں۔ (دیکھو انجام آتھم) تب تک لوگ کیسے اولوالعزم[1] اور برگزیدہ نبی سے منکر ہوں۔ اور مرزا صاحب کو بجائے عیسےٰ علیہ السلام سمجھ لیں۔ کیا عیسےٰ علیہ السلام کی ہتک اور اُن کی شان میں گستاخی جو مرزا نے کی ہے نار جہنم کے مستحق نہ بنینگے۔ ھذا بھتان عظیم۔ آپ مثیل مسیح بھی بن بیٹھتے ہیں۔ "دروغگورا حافظہ نباشد"۔ اے مرزا! جب آپ مثیل مسیح ہیں تو بقول آنجناب مسیح کی نانیاں دادیاں کسبی و بازاری عورتیں تھیں۔ اور مریم صدیقہ معاذاللہ .... چکر لگایا کرتی تھیں۔ تو کیا مسلمانوں کو آپ سے یہ پوچھنے کا حق نہیں کہ آپ کی حیثیت بسبب مثیل ہونے کے کس طرح کی ہے؟ اور چکر لگانے میں مماثلت کیسے ہے؟ اور نانیوں اور دادیوں میں مماثلت کسطرح ہوگی؟ اگر ان وصفوں سے انکار کرتے ہیں تو مثیل مسیح کیسے؟

جس طرح سے آریہ سماج غیر مذاہب میں تبلیغ کرنے کیلئے اُسکے ازخود تراشیدہ نقائص اور اُن کے بزرگوں کو گالیاں دیکر اپنا دھرم پرچار خیال کرتی ہے۔ اسی طرح سے مرزائی بتقلید مرزا نبیوں کو گالیاں دیکر اپنے نبی کو سچا ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ دوستو! چاند پر تھوکنے سے اپنے منہ پر پڑتا ہے۔ کیا ہی یہ کھلا جھوٹ ہے۔ مرزا غلام مرتضےٰ تو بیٹے کا نام غلام احمد رکھیں۔ اور مرزا صاحب خود بھی شعر منقول بالا میں غلام احمد تحریر فرمائیں لیکن بقول پنجابی مثل

"گرو جنہاں دے ٹپنے چیلے جان شڑپ"

امت مرزا' مرزا کو احمد نبی کے نام سے یاد کریں لعنۃ اللہ علی الکاذبین۔

مدعی اور اُس کے والدین غلام احمد نام بتادیں لیکن اُن کی اولاد اور امت محض جھوٹ اور تاویل سے جھوٹ کو سچ دکھانے کیلئے سعی بلیغ سے کام لیتی ہے مرزائی امت کیوں بہتان بنابنا کر مرزا جی کی روح کو دربار الٰہی میں مورد عتاب الٰہی بنا رہی ہے۔ کئی دن آتھم بھی جیتا رہا۔ شیر پنجاب بھی بفضل خدا ابتک زندہ ہے محمدی بیگم بھی بچے جن رہی ہے اور عمدہ زندگی بسر کر رہی ہے۔ خدا ہی کو منظور تھا کہ مرزا کے اقوال کو کاذب کیا جائے۔

مرزا نظام الدین راوی ہے کہ جو بات مرزا غلام احمد سے پوچھنی مطلوب ہوتی تھی۔ اُس کا اُلٹ پوچھا کرتے تھے۔ کیونکہ وہ جو بات کہتے تھے خدا کی طرف سے اُسکا اُلٹ ہوتا تھا۔ کیونکہ مشیت ایزدی نے مرزا کو کاذب کرنا تھا۔

اے قادیانی امت! ایک بزرگ مرزا صاحب سے کئی سال پہلے یوں پیشگوئی کرتے ہیں ؎

دو کس بنام احمد گمراہ کنند بے حد
سازند از دل خود تفسیر فی القرآنہ

گمراہی کے گڑھوں سے باہر نکلو اور عقل سلیم سے کام لو۔ مرزائی دوستو! قادیانی ریویو آف ریلیجنز ماہ مئی ۱۹۲۶ء صفحہ ۱۳ پر دوسرے پیرے کی آٹھویں نویں اور دسویں سطر میں مرزا صاحب کے ثبوت میں یوں رقمطراز ہے۔ (ترجمہ انگریزی)

"سری کرشن بھگوت گیتا میں فرماتے ہیں جب کبھی بدی کا غلبہ ہوجاتا ہے اور نیکی کا زوال ہوجاتا ہے میں پیدا ہوتا ہوں۔ پھر پیدا ہوتا ہوں۔ پھر پیدا ہوتا ہوں۔ پھر پیدا ہوتا ہوں۔"

اے دنیا کے انصاف پسندو! قادیانی چالوں کو ملاحظہ کرو۔ تناسخ آواگون کو یہ لوگ تسلیم کرتے ہیں۔ لیکن اسلام کی آڑ میں شکار کھیلتے ہوئے اسلام کو کھوکھلا کر رہے ہیں تناسخی ثبوت پیش کر رہے ہیں آرین دوستو! ملکانوں کی نسبت یہ آپ کے نزدیک بالکل آرہے ہیں۔ کیوں نہیں ان کو اپنی آغوش میں قبول کرلیتے۔ آپ سے یہ ہر لحاظ میں ملتے جلتے ہیں

[1] مراد حضرت عیسےٰ علیہ السلام - ۱۲ منہ

شہادات مرزا - احادیث نبویہ اور اقوال والہامات مرزائیہ سے مرزا قادیانی کی تردید۔ قیمت ۴ر (منیجر)

AsliAhleSunnet.com

سوامی دیانندجی مہاراج ستیارتھ پرکاش میں اسلام کے اولوالعزم انبیاء اور اُس کے بزرگوں اور صدیقوں کو مغلظ گالیوں سے یاد کرتے ہوئے آواگون کے سپرد ہوئے ہیں۔ اسی طرح سے مرزا صاحب بھی براہین احمدیہ وغیرہ کتب میں علماء وقت بزرگان دین۔ باشرع نبیوں کو ہتک آمیز اور مغلظ کلام سے یاد کرتے ہوئے تناسخ چکر میں پھر رہے ہیں بقول خود مرزا صاحب مناسب وقتوں میں مختلف شکلوں میں ظاہر ہونگے۔ پیدا ہونگے۔ پھر پیدا ہونگے۔ پھر پیدا ہونگے۔ کیونکہ جناب مرزا صاحب کرشن اوتار ہیں۔ لیکن ہم تو اُسوقت کرشن مانینگے جبکہ مرلی بجاتے ہوئے برہنہ عورتوں کے کپڑے لیکر درخت پر روپوش ہو جائینگے۔ جیسا کہ اہل ہنود کی تعداد اور عقائد سے اظہر ہے۔ کیا خلیفہ کرشن آنجہانی بھی اپنے پیرو مرشد کے اس فعل پر عامل ہو کر دنیا میں حقیقی پیرو مرشد کے فرمانبردار ثابت ہونگے؟

(راقم محمد اسماعیل امرتسری)

(شیعہ مشن)

مذہب اہل السنت والجماعت

(۱) جناب امیر علیہ السلام فرماتے ہیں کہ "امام وہ ہے جو سنت کا عامل ہو" (از نیرنگ فصاحت ترجمہ نہج البلاغت شیعہ مطبوعہ یوسفی دہلی جلد اول خطبہ ۱۰۹ صفحہ ۱۰۷ سطر ۴)

(۲) "کہ وہ امام عادل (یعنی آخر الزمان) تمہیں دکھاویگا کہ طریقہ پیغمبر صلعم کی عدالت کیسی ہے۔ اور وہ امام قرآن اور سنت پیغمبر کو زندہ کریگا" (کتاب مذکور جلد اول خطبہ ۱۴۳ صفحہ ۱۴۴ سطر اول)

(۳) "میں تمہیں وصیت کرتا ہوں کہ کسی شئے کو اس پروردگار یکتا کا شریک نہ بنانا۔ اور محمد صلعم کی سنت کو ضائع نہ کرنا۔ ان دونوں عمودوں کو قائم رکھنا اور ان دونوں چراغوں کو روشن کئے رہنا۔ مذمت اور عیب سے تم دور رہوگے۔ جبتک ان دونوں چراغوں سے نہ بھاگو اور یہ دونوں ہر ایک کی اطاعت اور وسعت کے موافق تیار کئے گئے ہیں" الخ (جلد اول خطبہ ۱۵۲ صفحہ ۱۵۲ سطر ۲۳۔ وجلد سوم خطبہ ۲۷۰ صفحہ ۲۹۲)

(۴) "کہ تم بھی اپنے لئے اس سنت کو قائم کرو اور اس کلاں جماعت کی پیروی کرو کیونکہ اس سے جدا ہونیوالا ابلیس کا گروہ ہے" (جلد اول خطبہ ۱۳۱ صفحہ ۱۳۲ سطر ۹)

(۵) جناب امام ساجدینؑ فرماتے ہیں کہ خداوندا اپنے فرض کی رعایت اور سنت کے عمل کرنے سے باز نہ رکھ" (از صحیفہ کاملہ مترجم ومحشی مطبع یوسفی دہلی صفحہ ۷ سطر ۴)

(۶) "یا اللہ تو ہم کو توفیق دے سنتوں کی پیروی کرنے کی اور بدعتوں سے الگ رہنے کی" (کتاب مذکور صفحہ ۶۴ وصفحہ ۱۷ وصفحہ ۲۶ وغیرہ)

(۷) قال النبی فمن رغب عن سنتی فلیس منی۔ یعنی "فرمایا جناب رسالت مآبؐ نے جس نے میری سنت سے روگردانی کی وہ مجھ سے نہیں ہے" (یعنی وہ میری آل اور امت سے نہیں ہے) (از کافی کلینی جلد دوم صفحہ ۳۱۳ وحیات القلوب جلد دوم صفحہ ۸۹۴ وتفسیر عمدۃ البیان جلد اول صفحہ ۳۲۶)

(۸) ترجمہ حدیث شریف:۔ فرمایا جناب رسول پاک صلعم نے کہ نہیں ہے قول مگر ساتھ عمل کے اور نہیں ہے عمل مگر ساتھ نیت کے۔ اور نہیں ہے قول اور نہیں ہے عمل اور نہیں ہے نیت مگر ساتھ طریقہ سنت کے" (فروع کافی جلد دوم صفحہ ۳۰)

(۹) ومن خلف کتاب اللہ وسنت محمد فقد کفر۔ یعنی مخالف قرآن شریف اور مخالف سنت رسول صلعم کافر ہے" (کتاب مذکور صفحہ ۴ جلد اول)

(۱۰) ومن کانت فطرتہ علی السنۃ فقد اھتدیٰ ومن کانت فطرتہ علی البدعۃ فقد غویٰ۔ یعنی جس شخص کی پیدائش جو سنت سے وہ ہے ہدایت پر۔ اور جس کی پیدائش ہو بدعت پر وہ ہے گمراہ۔ (جلد اول صفحہ ۴۰)

(۱۱) جناب زین العابدین فرماتے ہیں کہ ان افضل الاعمال عند اللہ عز وجل ما عمل بالسنۃ وان قل (صفحہ ۴) یعنی سب عملوں سے خدا کے نزدیک بڑی فضیلت والا سنی عمل ہے۔ اگرچہ تھوڑا ہو"

(۱۲) جناب امیر علیہ السلام فرماتے ہیں کہ قال علی سنۃ الاخذ بھا ھدی وترکھا ضلالۃ (صفحہ ۴) یعنی فرمایا (جناب) علی (علیہ السلام) نے کہ سنت کا پکڑنا (یعنی سنی ہونا) ہدایت ہے۔ اور اس کا ترک کرنا (یعنی سنی نہ ہونا) گمراہی ہے۔

(۱۳) قال النبی النکاح من سنتی۔ یعنی فرمایا جناب رسالت مآب صلعم نے کہ نکاح کرنا میری سنت ہے نہ کہ النکاح من شیعتی یعنی نکاح کرنا میرا شیعہ ہے"

(۱۴) جناب رسول خدا فرماتے ہیں کہ تمام مذہبوں سے بہتر ملت ابراہیم ہے اور تمام سنتوں سے بہتر سنت محمد ہے" (حیات القلوب جلد دوم صفحہ ۲۲)

(۱۵) قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم من مات علی حب آل محمد مات علی السنت والجماعۃ یعنی آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ جو شخص آل محمد کی محبت میں مرا وہ مرا سنت والجماعت کے طریقہ پر" (جامع الاخبار عربی باب دوم فصل ۶)

نوٹ:۔ جن صاحبان شیعہ کو زیادہ تحقیقات کا ذوق اور باطل کے پہچاننے کا شوق ہو تو ملاحظہ فرمائیں ہمارا رسالہ مذہب اہل السنت والجماعت۔ وحقیقت مذہب رافضیہ در بکواس ملا جھنگویہ۔ فی رد مذہب حنفیہ۔ بہ اقوال مذہب شیعہ۔

(منشی بلال الدین دردی سابق شیعہ موضع بگیانہ شاہ بیگ ڈاکخانہ صدر گوگیرہ ضلع منٹگمری)

تقابل ثلاثہ

اس میں توریت۔ انجیل اور قرآن کا مقابلہ کرکے بتلایا ہے کہ احکامات قرآن ہر نوع مکمل ہیں اور تمام ضروریات انسانی کیلئے کافی ہیں۔ کتاب کی خوبی دیکھنے پر منحصر ہے۔ اس کا طرز تحریر بالکل انوکھا اور نرالا ہے قیمت عہ

(منیجر اہلحدیث)

AsliAhleSunnet.com

شیعوں کا علی

نمبر ۶

آہ! مولا علی۔ آپ کا یہ فرمودہ کہ "انا منشی الارواح" میں نے ہی روحوں کو پیدا کیا ہے۔ اُس وقت یہ نہ سوچا کہ یزید۔ شمر۔ عمر ابن سعد۔ ابن زیاد وغیرہ اپنے دوران حکومت میں میری ہی ذریات کو تہ تیغ کرینگے۔ آپ فوراً اُنکی ارواح خبیثہ کو معدوم کر دیتے تو خس کم جہاں پاک والا معاملہ ہو جاتا۔ تاکہ ع

آں قدح بشکست و آں ساقی نہ ماند

چاہے فدائی نہ مانیں مگر میں کہتا ہوں کہ یہ آپ سے بہت ہی غلطی ہوئی ہے۔ جسکی وجہ سے کروڑوں غلامانِ حلقہ بگوش سال بسال مجروح بلکہ بعضے فرط غم سے بیروح ہو کر یوم التغابن کی جانب رخصت ہوتے جاتے ہیں

(۲) آپ نے کارکنان قضا و قدر کو متنبہ نہیں فرمایا کہ وہ اس حادثہ فاجعہ کا نقش ہی مٹا دیتے۔ نہ اُس کرب و بلا کا وقوعہ ہوتا اور نہ آج کربلا کا رقبہ نقشہ عراق میں ہمارے سامنے موجود ہوتا۔

(۳) اگر آپ موکلان باد و باران کو نہ روک سکتے تو وہ ضرور پانی کو بادلوں پر لاد کر ساقی کوثر کے بال بچوں پر برسانے۔ اور اس طرح سے پیاس اور تپش آفتاب سے بے تاب نہ ہوتے۔ بلکہ آپ نے اُس کنوئیں کو بھی خشک کر دیا جو حسین مظلوم نے اپنی قوت معجزہ سے نکالا تھا۔ جس کا واقعہ یوں ہے۔

"ششم محرم الحرام کو جب نہر سے پانی کی قطعاً بندش ہو گئی تو حضرت نے خیمہ گاہ سے چند قدم کے فاصلہ پر حکم دیا کہ یہاں زمین کھودی جائے وہاں سے ایک چشمہ آب جاری ہوا۔ تقریباً پچاس مشک آب پر کیں۔ لیکن معلوم نہیں کہ نویں دسویں کو وہ چشمہ آب کہاں گیا۔ جو بچے ایک ایک بوند کو ترستے تھے۔ اور پانی نہ ملتا تھا۔ اُس دن وہ چشمہ کیوں ظاہر نہ ہوا"۔

(مواعظ حسنہ ص ۲۲۲)

ابھی میں بتائے دیتا ہوں کہ اُس چشمہ رواں کو اہل بیت کے والد ماجد ہی نے بند فرمایا تھا۔ آیندہ کو اصحاب ثلاثہ پر لعن طعن کرتے وقت جن کو آپ خلافت یزیدیہ کے بانی قرار دیتے ہیں۔ اپنے حضرت کو بھی نہ بھولنا۔ کہ جس کو ابداً ابداً تمام جہان کے مشکل کشا آپ قرار دے گئے ہیں۔ بلکہ گذشتہ مضامین میں تو اُن کا صاف صاف اعلان درج اخبار "اہلحدیث" ہو چکا ہے (دیکھو اہلحدیث ۲۳۔ نومبر ۱۹۲۵ء) جہاں حضرت مولا علی فرما گئے ہیں

وفجرت العیون الجاریات

(تمام دنیا کے چشمے میں نے جاری کردئے ہیں)

اور یہ تو ایک بدیہی امر ہے۔ کہ جو چشموں کے جاری کرنے پر قادر ہوگا وہ بند کرنے پر بھی بدرجہ اتم قادر ہو سکتا ہے۔ کیونکہ "بنانا مشکل ہے اور ویرانہ آسان" جیسا کہ ہمارے افغان شاعر کا قول ہے

"ویرانی پہ یو ساعت شی + ودانی پہ ڈیرا اشکال"۔

پس ایسی صریح دلیل بلکہ ثبوت کی موجودگی میں آپ شیعہ حضرات اِدھر اُدھر خواہ مخواہ بھٹک رہے ہیں۔ خفیہ کارستانی ہم نے آپ پر ظاہر کر دی۔ "گناہ تو کرے مونچھوں والا اور پکڑا جائے ڈاڑھی والا"۔

اصل بانی مبانی اس تمام محشرستانی کے خود شیعوں کے مولا علی ہیں۔ کیونکہ وہی موت اور حیات کے مالک ہیں۔ وہی کلید بردار ارزاق عالم ہیں۔ اُسی نے تو پانی کو پیدا اور جاری کیا۔ سب سے بڑھکر یہ کہ عالم الغیب بھی ہے علم ما کان و علم ما یکون کا۔

(۱) ان کو یہ علم ضرور تھا کہ شمر وغیرہ کربلا کو مقتل بنائینگے۔

(۲) یہ علم بالخصوص اس وجہ سے بھی تھا کہ وہ خود خالق الارواح ہے۔

(۳) اُن کو ساتھ ہی یہ بھی علم تھا کہ شدت پیاس سے بچگان شیر غالب مغلوب ہونگے

(۴) اُن کو یہ بھی علم تھا کہ میں پانی برسا سکتا اور چشمہ واں جاری کرا سکتا ہوں۔

(۵) اُن کو یہ بھی علم تھا کہ موت اور ملک الموت میرے تابع فرمان ہے۔

(۶) اُن کو علم کے ساتھ یہ قدرت بھی حاصل تھی کہ لشکریان یزید پر صاعقہ گراتے۔ یا باد سموم کو حکم دیکر اُن سب کو جلا کر خاک سیاہ کراتے۔

(۷) اُن کو اس امر کا بھی علم تھا کہ ہمارے اپنے فدائی و شیدائی میرے بچوں کو دھوکے سے بلائینگے۔ جیسا کہ میرے ساتھ دھوکہ کر کے شیعہ سے خوارج بنے۔ اسی طرح یہ پھر بھی شیعہ سے مرتد ہو کر ہر بلائی بنینگے۔

لیکن شیعوں کے موصوف الصدر علی نے کیوں کروٹ نہیں بدلی۔ اور اغماض کر کے اس سارے مظالم کے روادار ہوئے؟ اشاعت آئندہ میں بتا دونگا۔ انشاء اللہ۔

(غلام احمد خان بنگش از ہنگو)

ثبوت قربانی گاؤ

انسان کو گوشت خور ثابت کرتے ہوئے یہ دکھلایا گیا ہے کہ گوشت خوری انسان کو باحیا، خلیق اور نیک بناتی ہے۔ اور گوشت نہ کھانے سے بے شرمی۔ بدعہد اور بےمروتی پیدا ہوتی ہے رسالہ دو حصوں میں چھپا ہے۔ قیمت فی حصہ ۲؍ (مینیجر اہلحدیث امرتسر)

AsliAhleSunnet.com

مسافر حجاز کا مکتوب

نمبر ۶

ثناء اللہ بود ورد زبانم

مکہ اور مکے کے زائرین مختلفین

اس وقت مکہ شریف میں کمال رونق ہے۔ دنیا کا کوئی ملک نہ ہوگا جہاں مسلمان بستے ہوں اور یہاں وہ موجود نہوں مگر ان سب ممالک میں تین ممالک زیادہ ممتاز نظر آتے ہیں ہند، مصر اور جاوا۔ ان میں بھی ہندی زیادہ ہیں۔

مصری مردوں اور عورتوں میں ایک خاص خصوصیت ہے۔ مرد تو سب کے سب (الا ما شاء اللہ) صفاچٹ ڈاڑھی منڈے۔ احرام چھوڑنے کے وقت سر کے ساتھ ہی ڈاڑھی کا بھی صفایا کرا لیتے ہیں۔ لطف یہ کہ بعض ان میں اچھے پڑھے لکھے عالم بھی ہیں مگر اسی صورت کے۔ سر پر لمبی پگڑیاں مختصر سی گول رنگت اچھی سفید۔ بالکل کشمیر کے پنڈت معلوم ہوتے ہیں۔ ایک دو دفعہ مختلف علماء کی مجالس ہوئیں ان میں شریک ہونے والے علماء مصر بھی اسی شکل کے۔ ایک مجلس میں ایک مصری شخص جو بالکل کشمیری پنڈت معلوم ہوتا تھا۔ بار بار بولنے کی اجازت چاہے۔ ہم کہیں یہ کون ہے اور دینی مسائل پر کیا بولیگا۔ مگر جب بولا تو کمال بولا۔

مصری عورتوں کی خصوصیت یہ ہے کہ سب کی سب سیاہ پوش اور برہنہ رو بے پردہ برابر مردوں میں گھسکر نماز اور طواف کرتی ہیں۔

روس کی حکومت کے مسلمان بھی ہیں جن میں علماء اور خصوصاً اہلحدیث خیال کے علماء بھی ہیں۔ میں نے بالشویکی حکومت کے متعلق ان سے دریافت کیا ابھی زیادہ موقع نہیں ملا صرف اتنا ان سے سُنا کہ سب لوگ خوش ہیں۔ جو مسلمان اسلامی قانون نہ مانے اُس پر حکومت کا قانون جاری کرتے ہیں ورنہ جبر نہیں۔ اور بھی دریافت کرونگا۔

زبان مکہ کی برائے نام عربی ہے۔ نہ عربی الفاظ ہیں نہ عربی لہجہ ہے۔ مثال کے طور پر چند الفاظ نقل کرتا ہوں۔

وحین وگت الفجم اتناعش احمد
گاعد فوگ اللدکہ مدری ایش
یفتکی جاء الولد گال یا سیدی سے
حلبب ابناعت مابگی۔[1]

یہ بھی آجکل بہت صاف اور فصیح ہے۔ دیہاتی لوگوں کی اس سے زیادہ بعید الفہم ہے۔ مگر موتمر میں عربی صاف بولتے ہیں۔ گو جلدی میں قواعد نحویہ کی پابندی نہیں کر سکتے۔ جو عفو کے درجہ پر ہے۔

اہل مکہ بلکہ اور عرب بھی عموماً ق کو گ (فارسی) اور ث (مثلثہ) کو ت بولتے ہیں۔ سرحد پنجابی بیچارے تو ق کو ک کہتے ہیں تو ہندوستانی دوست انکو مخول کیا کرتے ہیں۔ یہاں تو ق کا نام و نشان بھی نہیں ملتا۔

موتمر دو روز سے ہو رہی ہے مگر ہنوز ابتدائی مراتب میں ہے۔ آج (۸۔ جون کو) مسئلہ نیابت طے ہوا ہے۔ یعنی ہندوستان کو ۴ رایوں کا حق ملا ہے اور خاص کو ۳ کا۔ اسی طرح دیگر ممالک کو ۹ مگر ہندوستان کثرت آبادی کی وجہ سے فائق رہا ہے

نوٹ :۔ ہندوستان میں ممکن ہے بہت دھوم مچ رہی ہو کہ مدینہ شریف میں بھی قبے گرائے گئے واقعی گرائے گئے۔ یہاں کئی روز ہوئے خبر ملی تھی یہاں مکہ کے قاضی القضاۃ شیخ عبد اللہ بن بلیہد۔ وغیرہ کا وفد مدینہ شریف گیا تھا۔ وہاں انہوں نے علماء مدینہ سے فتوے حاصل کر کے قبے گرائے ہیں جن پر یہاں کوئی ذکر اذکار بھی سننے میں نہیں آتا۔ اس قسم کی شورشیں ہمارے ہندوستان کی حصے میں ہیں (باقی آئندہ)

(ابو الوفاء ثناء اللہ)

[1] صبح بارہ بجے کے وقت احمد چبوترہ پر بیٹھا میں نہیں جانتا کیا سوچ رہا تھا ایک لڑکا آیا اور کہا اے جناب دودھ ختم ہو گیا اور بالکل باقی نہ رہا۔ ۱۲ منہ

اخبار اہلحدیث
کی توسیع اشاعت میں سعی کیجئے
(مینجر)

جواب مذاکرہ علمیہ

بابت

نزول القرآن علیٰ سبعۃ احرف

"اس عنوان کا مذاکرہ علمیہ ۲۸۔ مئی کے پرچہ میں شائع ہوا تھا۔ اور اخیر پر نوٹ لکھا گیا تھا کہ حضرات علماء اپنی اپنی تحقیقات ارسال فرمائیں۔ خصوصاً مولوی عبد اللہ صاحب مقیم روپڑ اس معمہ کو حل کریں"

لیکن خدا جانے کیوں علماء نے تا حال اس طرف توجہ نہیں کی۔ صرف ایک بہت ہی مختصر و مجمل تحریر ہمارے پُرانے دوست جناب حاجی محمد یونس خان صاحب رئیس دتاؤلی کی آئی ہے جو حسب ذیل ہے۔

(میر سیالکوٹی)

"مخدومی مکرمی! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ سبعۃ احرف کی حدیث سے بھی سات قرأت مراد ہیں۔ کہ اصل میں وہ سب ایک ہی قرآن شریف لغت قریش پر ہے۔ جس طرح کہ کتب میں نسخ کا فرق ہوتا ہے۔ وہ کل نسخ ایک ہی کتاب کہلاتے ہیں نہ کہ دو کتابیں"

(اس کے بعد حاجی صاحب اپنے خط میں ایک اور امر نہایت متانت و اختصار سے سمجھاتے ہیں۔ جو یہ ہے۔ "میر")

وفود اہل ہند جو عرب جا کر یا ممالک مستقلہ اسلام میں در انداز ہوتے ہیں۔ میں اُن کی کاروائی کا قطعی مخالف ہوں۔ لقولہ تعالیٰ

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ يُهَاجِرُوْا مَا لَكُمْ مِنْ وَلَايَتِهِمْ مِنْ شَيْءٍ حَتّٰى يُهَاجِرُوْا۔ (انفال پ)

لکاتبہ

گیا وفد مکہ کو جب ہند کا · تو اک اقف الحال نے یہ کہا
تو کار زمیں را نکو ساختی · کہ با آسماں نیز پرداختی

(یونس خان ساکن دتاؤلی)

اثبات التوحید، توحید و سنت کی تائید اور شرک و بدعت کی تردید قیمت ۸ (مجلد)

AsliAhleSunnet.com

محرم الحرام

منجانب مجلس اسلامیہ حنفیہ مرزاپور

"مجلس اسلامیہ حنفیہ مرزاپور" کی طرف سے ایک اشتہار درباره مسائل محرم شائع ہوا ہے۔ وہ ہمارے دوست حکیم مولوی عبدالشکور صاحب نے بغرض اشاعت بھیجا ہے۔ وہ اشتہار لمبا ہے اور اس مختصر اخبار میں پورا درج نہیں ہو سکتا۔ اسلئے اسکا خلاصہ ہدیۂ ناظرین کیا جاتا ہے۔ ناظرین اپنے اپنے مقام پر اس مضمون کو نقل کرکے بطور اشتہار شائع کریں تو بہت مفید ہوگا کیونکہ ماہ محرم میں حنفی اور شیعہ کی تمیز نہیں رہتی چنانچہ گذشتہ ایام میں جب سیالکوٹ میں شیعوں سے مناظرہ تھا۔ حنفی و اہلحدیث ایک طرف تھے اور شیعہ دوسری طرف۔ شیعہ مقرر نے جلسہ عام میں حنفی عوام اور ان کے مولویوں کے سامنے صاف اور زوردار الفاظ میں کہا کہ ہمارا مباحثہ صرف اہل حدیث سے ہے حنفیوں سے ہرگز نہیں۔ کیونکہ حنفیوں میں اور ہم میں (محرم۔ تعزیہ۔ مرثیہ۔ نذر و نیاز امام حسین یا علی وغیرہ امور میں) کوئی اختلاف نہیں۔ اس پر حنفی عوام اور ان کے کم علم علماء دم بخود سنتے رہے اور ہرگز انکار نہ کرسکے۔ جس کا اثر یہ ہوا کہ شیعوں کا داؤ چل گیا اور حنفی اہلحدیث سے الگ ہو گئے اور اکیلے اہل حدیث شیعوں کے مقابلہ میں رہے اور اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے اہل حدیث کو فتح دی (میر سیالکوٹی)

بعد الحمد والصلوٰۃ واضح ہو کہ احادیث میں جن مہینوں کی فضیلت آئی ہے اُن میں سے یہ ماہ محرم بھی ہے۔ جس کے متعلق فضائل۔ اوامر۔ نواہی۔ بغرض ہدایت اہل سنت والجماعت درج ذیل ہے۔

رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ افضل روزے بعد رمضان ماہ محرم کے ہیں۔ (مشکوٰۃ) عشرہ محرم میں عمل کرنے کیلئے حدیث شریف سے امر ثابت ہیں دسویں محرم کا روزہ بقول نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم ایک سال گذشتہ کے (صغیرہ) گناہوں کا کفارہ ہوجاتا ہے۔

نواہی:۔ مذکورہ امور کے علاوہ تقریباً اور جتنے رسوم محرم میں ہوتے ہیں مثلاً تعزیہ۔ علم و دلدل۔ تربت۔ مہندی۔ پنجہ۔ ان کی اجرت۔ تعظیم و تکریم۔ زیارت۔ نذر و نیاز۔ منت۔ اُس سے خود یا بوسیلہ اس کے حاجت طلب کرنا۔ اُن کو مساجد میں رکھنا۔ اُن پر لقمہ جنس چڑھانا۔ اور اس کا کھانا۔ ان کیلئے چبوترہ بنانا۔ باجا بجانا۔ اکھاڑہ اُٹھانا میلہ کرنا۔ صورتیں جیسے شیر وغیرہ بنانا بنانا۔ چارپائی پر محرم کے دنوں میں نہ سونا۔ پان نہ کھانا۔ عورتوں کا سر میں تیل نہ ڈالنا۔ کنگھی نہ کرنا۔ غسل نہ کرنا۔ کپڑے نہ بدلنا۔ عورتوں اور مردوں کا اس میں شریک ہونا۔ چندہ دینا۔ عاریتاً اس میں سامان دینا۔ کسی قسم کی اسمیں اعانت کرنا۔ بچوں کو فقیر بنانا۔ روشنی۔ ماتم نوحہ۔ مرثیہ خوانی۔ سینہ کوبی۔ پھر تیجہ۔ دسواں۔ چالیسواں۔ ششماہی برسی وغیرہ کرنا۔ اور ان لغویات کے بُرا کہنے والے کو بُرا کہنا۔ اور ان خرافات باتوں کو دین کی بات سمجھنا۔ یہ سب بوجہ خلاف شریعت ہونے کے شرک و بدعت محض جہالت اور قطعاً حرام اور ناجائز ہیں۔ اس کا مرتکب بدعتی مسرف فاسق فاجر اور سخت عاصی ہے۔ اور جو لوگ تعزیہ علم وغیرہ کو دین کی بات سمجھتے اور تقریباً اسکی تعظیم کرتے ہیں وہ دائرہ اسلام سے خارج اور مشرک ہیں۔ اسلئے رسوم و بدعات عاشورہ محرم سے اپنے اپنے زمانہ میں بالاتفاق مستند علماء اہل سنت مثلاً سیدنا شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانیؒ اپنی "غنیۃ الطالبین" میں۔ مولانا شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ اپنے "تحفہ" اور "فتاوےٰ عزیزی" میں۔ مولانا قطب الدین خان مرحوم اپنی "جامع التفاسیر" میں۔ مولانا رشید احمد صاحب محدث گنگوہیؒ اپنے "فتاوےٰ رشیدیہ" میں۔ مولانا عبدالحی صاحبؒ لکھنوی اپنے "مجموعہ فتاوےٰ" میں۔ مولانا شاہ اشرف علی صاحب تھانوی دامت برکاتہم اپنے "امداد الفتاوےٰ" اور "اصلاح الرسوم" میں۔ مولانا احمد رضا خان صاحبؒ بریلوی اپنے "فتاوےٰ رضویہ" میں برابر مخالفت کرتے رہے ہیں۔ انہی جاہلانہ اور مشرکانہ حرکات کی بدولت عموماً مسلمان بدعتی بعض اسلام سے خارج مشرک۔ کافر اکثر فاسق و فاجر ہوتے ہیں۔ فضول وقت اور مال ضائع ہوتا ہے۔ عورتوں کی بے پردگی خود اہلبیت کی تحقیر و توہین۔ نیز باجہ وغیرہ کے شور و غل سے مصلیوں کے اطمینان قلب میں تشویش اور مسجد کی بے حرمتی ہوتی ہے۔ اغیار ہماری اس حماقت پر ہنستے ہیں۔ اکثر یگانوں بیگانوں سے فساد ہوجاتا ہے۔ بیشتر فرائض شرعیہ ضرور، جیسے نماز وغیرہ ترک ہوتے ہیں۔

برادران اسلام! تم پر اس دارالکفر میں ہر طرف سے کفر کا نرغہ۔ فتنۂ ارتداد کا حملہ پھر ملک بدر کردینے کا منصوبہ ہے اور یہ سب تمہاری بداعمالیوں کا نتیجہ ہے۔ ذیل میں قرآنی آیت اور احادیث نبویہ اور حوالجات فقہیہ غور سے پڑھو اور توبہ کرو۔ اتعبدون ما تنحتون۔ (کیا تم لوگ ایسی چیز کو پوجتے ہو جسکو تراشتے ہو) اس آیت میں جس چیز کی ممانعت ہے اس میں تعزیہ کا داخل ہونا ظاہر ہے کہ اس پر لوگ عرضیاں لٹکاتے چڑھاوا چڑھاتے اور اسکی تعظیم کرتے ہیں اور یہ کہنا کہ ہم خدا نہیں سمجھتے فضول ہے۔ کیونکہ اپنے بتوں کے متعلق مشرکین عرب بھی یہی کہتے تھے کہ ہم انکو خدا نہیں سمجھتے ما نعبدھم الا لیقربونا الی اللہ زلفی۔ (ہم انکی عبادت صرف اسلئے کرتے ہیں کہ یہ ہم کو خدا کے قریب کرنیوالے ہیں) مگر انکا یہ عذر نہ سنا گیا اور خدائے تعالےٰ نے شرک ہی قرار دیا۔ (احادیث) "تمام کاموں میں بُرے اور بدترین گمراہ کن بدعت ہے" (مسلم و بخاری) "بدعتی اور بدعتی کو پناہ دینے والے پر اللہ تعالےٰ اور فرشتوں اور انسانوں کی لعنت ہے جسکے فرائض و نوافل عند اللہ غیر مقبول ہیں" (طبرانی) "قریبی رشتہ دار کے مرنے پر تین روز شوہر کے مرنے پر چار ماہ دس روز عورتوں کو سوگ کرنا جائز ہے" (مسلم و بخاری) پس دونوں کو مطلقاً اور عورتوں کو اسکے علاوہ سوگ کرنا حرام ہے۔ "مُرنا جائز دیکھنے والے کو بشرط قدرت چاہئے کہ خلاف شریعت چیز کو اپنے ہاتھ سے مٹا دے۔ ورنہ زبان سے منع کرے۔ یہ بھی نہ ہو سکے تو دل سے بُرا سمجھے۔ اور یہ (محض دل سے بُرا جاننے والا) ضعیف الایمان ہے" (مسلم) "مرثیہ سننے کو رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے" (ابن ماجہ) "جو شخص جس قوم کی شباہت اختیار کریگا اُسکا شمار اسی میں ہوگا" "بغیر میت کے جھوٹے مزار اور بدون روح کے مورت اور صورت کی زیارت کرنے والے پر خدائے تعالےٰ لعنت کرتا ہے۔" (کتاب السراج) (فقہ) "تعزیہ داری میں از خود یا بطور مروت و دلدہی یا بپاس خاطر ہمسائگی و قرابت معاون اور مددگار ہونا اور اپنا سامان عاریتاً دینا بوجہ اعانت علی المعصیۃ حرام ہے۔" (فتاوےٰ عزیزیہ)

(از حکیم عبدالشکور عفا اللہ عنہ۔ دارالعلاج واسلیگنج۔ مرزاپور)

(پبلشر، عبدالرب ناظم مجلس اسلامیہ حنفیہ مرزاپور)

AsliAhleSunnet.com

(اصل اکہر علمیہ)

رفع اللثام عن بعض مسائل الصیام

(بجواب سوالات بابت مسائل صیام)

نمبر ۱

(از قلم مولوی محمد صادق صاحب)

(۱) "یہ مذاکرہ ۱۶ - اپریل کے اہلحدیث میں شائع ہوا تھا۔ جو سائل کی طرف سے سات عنوان میں منقسم تھا۔

(۲) سائل نے اگرچہ اپنے آپ کو اہلحدیث ظاہر کیا ہے لیکن (خدا بدظنی سے بچائے) ہماری رائے میں وہ اہلحدیث بلحاظ سوسائٹی ہونگے نہ از روئے مذہب۔ آج نہیں تو کل سہی (خدا نہ کرے) اس نوعیت وطرز سے سوالات کرنے والے کی حالت معرض خطر میں ہے۔

(۳) سائل نے اپنا نام ظاہر نہیں کیا۔ یہ بھی ہمارے خیال کی ایک تائید ہے۔ ہماری رائے میں ایسے گمنام شخص کی تحریر "اہلحدیث" جیسے علمی اخبار میں شائع نہیں ہونی چاہیے تھی۔ خیر۔ اگر درج کر بھی دی تھی تو ضروری تھا کہ حضرت مولانا صاحب سردار اہلحدیث خود اس کا مفصل جواب لکھتے لیکن جناب ممدوح نے نہایت عجلت سے بالکل مجمل وناکافی جواب دیکر ٹال دیا اور اسکی تکمیل دیگر علماء پر چھوڑ دی۔ شاید علماء کو تنبیہ کرنا مقصود تھا۔

(۴) رمضان شریف تو گذر چکا علماء کرام کو کیا مصیبت پڑی تھی کہ بے ضرورت زحمت اٹھاتے۔ اس وقت تک علماء کبار کی طرف سے تو کوئی تحریر نہیں آئی۔ البتہ ہمارے ایک پرانے شاگرد مولوی محمد صادق صاحب کی تحریر آئی ہے۔ جن کا تعارف ناظرین اہلحدیث سے ضروری ہے۔

مولوی صاحب پنجاب کے صاحب کرامات اہل حدیث ولی اللہ جناب مولوی غلام رسول صاحب ساکن قلعہ میہاں سنگھ ضلع گوجرانوالہ کے پوتے ہیں۔ اور آپ کے فرزند اکبر جناب مولوی عبدالقادر صاحب مرحوم کے جوان بیٹے ہیں۔ خدا ان کے علم وعمل میں برکت بخشے اور اس سے مرحوم باپ کی حسنات میں زیادتی کرے

(۵) مجھے عزیز مذکور کی اس تحریر سے خوشی تو بہت ہوئی۔ اور ہونی چاہیے تھی۔ لیکن آنعزیز کو نصیحتاً کہتا ہوں کہ ابھی عمر جوان ہے کچھ عرصہ اور لگا کر تکمیل درسیات کر لینی چاہیے۔ نصاب تعلیم کو ناقص چھوڑنا اہل علم خاندان کے ایک نونہال کیلئے مناسب نہیں۔

(۶) عزیز مذکور نے اپنے مضمون کا نام مقرر نہیں کیا۔ میں نے اسکی خوشی میں اسکا نام "رفع اللثام عن بعض مسائل الصیام" بوجہ مناسبت حال تجویز کیا ہے۔ (میر سیالکوٹی)

(وھو ھذا)

الحمد للہ رب العالمین والعاقبۃ للمتقین والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ محمد والہ وصحبہ اجمعین

امابعد اخبار "اہلحدیث" مورخہ ۱۶ - اپریل ۲۶ء میں ایک مضمون بعنوان مذاکرہ علمیہ طبع ہوا جس میں علماء کرام سے چند سوالات متعلق رمضان شریف کئے گئے ہیں۔ گو خاکسار اپنے آپ کو بزمرۂ علماء شمار نہیں کر سکتا مگر حسب الحکم جناب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (فداہ ابی وامی) "بلغوا عنی ولو آیۃ" (یعنی مجھ سے اگر ایک آیت بھی تمہیں ملے تو اسکو لوگوں تک پہنچا دو) اپنی ناقص معلومات سے بھائیوں کو آگاہ کرتا ہوں۔ اور دوسرا فرمان حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یوں ہے

خیر الناس من ینفع الناس

"یعنی لوگوں میں سے وہ شخص بہتر ہے جو لوگوں کو نفع پہنچا دے۔"

ممکن ہے کہ ان چند الفاظ سے فائدہ دینی کسی بھائی کو پہنچ جائے۔ خاکسار ابھی تک گو بیمار ہے مگر اس کار خیر میں حصہ لینا بھی نجات اُخروی سمجھتا ہے۔ کسی بزرگ کا قول ہے ؎

کلمۃ حکمۃ من سفیہ فاقبلوھا
وکلمۃ سفھۃ من حکیم فانبذوھا

عاجز نے تحریر جواب میں بہت اختصار سے کام لیا ہے۔ اگر ضرورت ہوئی تو انشاء اللہ العزیز اور دلائل بھی تحریر کیجائینگی۔

سوال اول | شوال کے چھ روزے۔

قولہ:۔ ہاں رمضان کے بعد ہمیں مسلم کی حدیث سُنا سُنا کر مولوی اور چھ روزے زبردستی رکھواتے ہیں جن کو سلف صالحین نے کبھی نہیں رکھا۔ امام مالکؒ موطا میں فرماتے ہیں

قال یحیی سمعت مالکا فی صیام ستۃ ایام بعد الفطر من رمضان انہ لم یر احدا من اھل العلم والفقہ یصومھا ولم یبلغنی ذلک عن احد من السلف وان اھل العلم یکرھون ذلک ویخافون بدعتہ وان یلحق برمضان ما لیس منہ

(یعنی) یحیی نے کہا میں نے امام مالک کو سنا آپ چھ روزوں میں جو رمضان شریف کے فطر کے بعد ہیں فرمایا تحقیق آپ نے کسی کو اہل العلم والفقہ سے نہیں دیکھا جو رکھتا ہو۔ اور مجھے سلف صالحین سے بھی ان کا رکھنا نہیں پہنچا۔ اور تحقیق اہل علم ان کے رکھنے کو مکروہ جانتے اور ان کے رکھنے کو بدعت ہونے سے ڈرتے ہیں۔ اور اس سے کہ رمضان شریف سے وہ چیز ملائی جاوے جو اس سے نہیں۔"

اقول:۔ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کی عبارت سے دو امر مترشح ہوتے ہیں۔ ایک یہ کہ اہل علم کے نزدیک الحاق برمضان مالیس منہ منع ہے۔ جیسا کہ آپ نے اشارہ فرمادیا ہے "وان یلحق برمضان مالیس منہ" دوسرا امر یہ ہے کہ شوال کے چھ روزے رکھنا بدعت ہے۔ "محلی" میں ہے

قولہ "وان اھل العلم یکرھون ذلک" وبہ قال ابوحنیفۃ وابو یوسف انہ یکرہ صوم ستۃ من شوال قال ابن الھمام وجہ الکراھۃ انہ یفضی الی اعتقاد لزومھا من العوام بکثرۃ المداومۃ واما عند الامن فلا بأس لورود الحدیث وعامۃ المشائخ لم یروا بہ بأسا واختلفوا

AsliAhleSunnet.com

اسوۂ حسنہ - ترجمہ ... اختصار زاد المعاد مؤلفہ علامہ ابن القیم - قیمت ۶/، مجلد ۸/

فقیل وصلها بیوم الفطر افضل وقیل بل تفریقها فی الشهر افضل ۔ انتهی ۔

(یعنی) "امام مالک کا قول دان اهل العلم یکرهون ذلک ۔ اور اسی طرح کہا ہے ابوحنیفہ اور ابویوسف رحمہما اللہ نے تحقیق مکروہ ہے شوال سے چھ روزوں کا رکھنا ۔ ابن الہمام نے کہا ہے کراہت کی وجہ یہ ہے تحقیق وہ پہنچا دیتا ہے یعنی انکا در رکھنا انکے ضروری ہونے کی طرف عوام سے کثرت مداومت کے سبب اور اس کے وقت (انکے رکھنے کا) کوئی ڈر نہیں حدیث کے وارد ہونے کے واسطے اور عامہ مشائخ (ان کے رکھنے میں) کوئی حرج نہیں دیکھتے ۔ اور انہوں نے اختلاف کیا ہے (وصل اور عدم وصل میں) پس کہا گیا ان کا یوم الفطر کے متصل رکھ لینا افضل ہے ۔ اور کہا گیا ہے بلکہ مہینہ میں یوم الفطر سے انفصال کے ساتھ رکھنا افضل ہے ۔"

یہ تو ہیں مشائخ کی آراء ۔ امام مالک اپنا علم بیان کر رہے ہیں جسطرح صوم جمعہ کے متعلق آپ فرماتے ہیں

قال یحیی وسمعت مالکا یقول لم اسمع احدا من اهل العلم والفقه ومن یقتدی به نهی عن صیام یوم الجمعة وصیامه حسن وقد رایت بعض اهل العلم یصومه واراه یتحراه ۔

(یعنی) یحیی نے کہا میں نے امام مالک کو سنا آپ فرماتے تھے میں نے کسی سے اہل العلم و الفقہ سے اور اس شخص سے جسکی اقتدا کی جاتی ہے نہیں سنا جو منع کیا ہو اُس نے روزہ رکھنے جمعہ کے دن سے اور اسکا روزہ رکھنا اچھا ہے ۔ اور بہ تحقیق میں نے بعض اہل العلم کو دیکھا ہے کہ روزہ رکھتا تھا اور خیال کرتا ہوں اس کے رکھنے میں کوشش کرتا تھا ۔"

حالانکہ احادیث میں کراہت صیام جمعہ وارد ہے ۔ ہاں اس صورت میں روزہ جمعہ کا رکھنے کا حکم نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے دیا ہے جبوقت اول یا آخر میں روزہ رکھ لے ۔ کما لا یخفی علی اصحاب الحدیث ۔ ایسے ہی آپ کو یہ حدیث بھی نہ ملی ہو ۔ یہیں کسی امام کے قول سے جبوقت حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی موجود ہو غرض نہیں ۔ خداوند کریم نے ارشاد فرمایا ہے

واطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم فان تنازعتم فی شیئ فردوه الی اللہ والرسول ۔

"یعنی عند التنازع حکم اللہ تعالے اور اللہ تعالیٰ کے رسول کا فیصلہ ہے ۔"

حدیث صیام شوال والی صرف مسلم میں نہیں بلکہ بہت کتب احادیث میں موجود ہے ۔ مثلاً بزار ۔ طبرانی ۔ مسند احمد ۔ بیہقی ۔ ابن ماجہ ۔ نسائی ۔ صحیح ابن خزیمہ ۔ ابن حبان ۔ ترمذی ۔ مسلم ۔ مندرجہ ذیل صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین سے مروی ہے ابو ایوب رض ۔ ابوہریرہ رض ۔ جابر رض ۔ ثوبان رض ۔ براء بن عازب رض ابن عباس رض ۔ عائشہ رض ۔

مرقاۃ صفحہ ۵۴۲ جلد دوم مطبوعہ مصر میں ہے ۔

قال الشیخ الجزری حدیث ابی ایوب هذا لا یشك فی صحته ولا یلتفت الی کون الترمذی حسنا ولم یصححه وقوله فی سعد بن سعید راویه فقد جمع الحافظ ابو محمد عبد المومن بن خلف الدمیاطی طرقه واسنده عن قریب ثلاثین رجلا رووه عن سعد بن سعید اکثرهم ثقات حفاظ وتابع سعدا فی روایته اخواه عبد ربه ویحیی وصفوان بن سلیم وغیرهم ورواه ایضا عن النبی صلی اللہ علیه وسلم ابو هریرة وجابر وثوبان والبراء بن عازب وابن عباس وعائشة رضوان اللہ علیهم اجمعین اھ قال میرك اما حدیث ابی هریرة فرواه البزار والطبرانی واسنادهما حسن وقال المنذری احد طرقه عند البزار صحیح واما حدیث جابر فرواه الطبرانی واحمد والبزار والبیهقی ایضا واما حدیث ثوبان فرواه ابن ماجة والنسائی وابن خزیمة فی صحیحه وابن حبان ولفظه عند ابن ماجة من صیام ستة ایام بعد الفطر کان کصیام السنة من جاء بالحسنة فله عشر امثالها واما لفظ البقیة فقریب منه واما حدیث ابن عباس فاخرجه الطبرانی واحمد والبزار والبیهقی واما حدیث عائشة فرواه الطبرانی ایضا ۔

"(یعنی) شیخ جزری نے کہا ابوایوب کی حدیث کی صحت میں کوئی شک نہیں امام جامع ترمذی کی حسن بتانے اور صحیح نہ کہنے کی طرف التفات نہ کرنا چاہئے اور اسکے قول سعد بن سعید اسکے راوی میں بھی ۔ پس تحقیق حافظ ابو محمد عبدالمومن بن خلف دمیاطی نے اسکے طرق جمع کئے اور باسناد بیان کیا ہے اس نے قریباً تیس آدمیوں سے جنہوں نے روایت کیا ہے اسکو سعد بن سعید سے ان میں سے بہت ثقات حفاظ ہیں ۔ اور متابعت کی سعد کی اُسکی روایت میں اس کے بھائیوں عبدربہ اور یحیی نے اور صفوان بن سلیم اور اُن کے غیر نے اور روایت کیا ہے اسکو بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ابوہریرہ رض اور جابر رض ۔ ثوبان رض ۔ براء بن عازب رض ۔ ابن عباس رض ۔ عائشہ رض نے رضا مندگی ہو اللہ تعالے کی اُن تمام پر ۔ میرک نے کہا ہے زیر حدیث ابوہریرہ کی پس روایت کیا اسکو بزار اور طبرانی نے اور دونوں کی اسناد حسن ہے ۔ اور منذری نے کہا ہے اسکے طرق میں سے ایک طرق جو بزار کے نزدیک صحیح ہے اور حدیث جابر پس اسکو روایت کیا ہے طبرانی احمد اور بزار نے اور بیہقی نے بھی اور حدیث ثوبان پس روایت کیا ہے اس کو ابن ماجہ اور نسائی و ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں اور ابن حبان نے اور اسکے لفظ نزدیک ابن ماجہ کے اسطرح ہیں "جو شخص بعد فطر کے چھ دن کے روزے رکھے ہو جائیگا وہ (اجر میں) مثل سال کے روزے رکھنے کے جو شخص ایک نیکی لائیگا پس اسکے لئے اسکی دس مثلیں ہونگی" اور لفظ بقیہ (کتب محولہ کے) اس کے قریب قریب ہیں ۔ اور حدیث ابن عباس پس

AsliAhleSunnet.com

نکالا ہے اسکو طبرانی واحمد و بزار و بیہقی نے اور لیکن حدیث عائشہ پس روایت کیا ہے اسکو طبرانی نے بھی "

اور ابن ماجہ صفحہ ۲۹۵ مطبوعہ علم المطابع دہلی میں ہے۔

حدثنا ہشام بن عمار ثنا بقیۃ ثنا صدقۃ ابن خالد ثنا یحییٰ بن الحارث الذماری قال سمعت ابا اسماء الرحبی عن ثوبان مولی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انہ قال من صام ستۃ ایام بعد الفطر کان تمام السنۃ من جاء بالحسنۃ فلہ عشر امثالہا حدثنا علی بن محمد ثنا عبد اللہ بن نمیر عن سعد بن سعید عن عمرو بن ثابت عن ابی ایوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من صام رمضان ثم اتبعہ بست من شوال کان کصوم الدھر

"یعنی حدیث بیان کی ہمیں ہشام بن عمار نے (اس نے کہا) حدیث بیان کی ہمیں بقیہ نے (اس نے کہا) حدیث بیان کی ہمیں صدقۃ بن خالد نے (اس نے کہا) حدیث بیان کی ہمیں یحییٰ بن الحارث الزماری نے اس نے کہا میں نے سنا ابو اسماء رحبی کو (روایت کرتا تھا) ثوبان مولیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے تحقیق اس نے کہا جو شخص فطر کے چھ روزے رکھے وہ ہوگا (یعنی روزہ رکھنا اُسکا اجر میں) پورے سال کی (مانند) جو شخص لادیگا ایک نیکی پس اسکے لئے (اللہ تعالیٰ کے نزدیک) دس مثلیں اسکی ملیگی۔ حدیث بیان کی ہمیں علی بن محمد (اس نے کہا) حدیث بیان کی ہمیں عبد اللہ بن نمیر نے سعد بن سعید سے اس نے عمرو بن ثابت سے اس نے ابو ایوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس نے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو شخص روزے رکھے رمضان کے پھر (بعد از اختتام یوم الفطر کے بعد) پیچھے لگادے اسکے چھ روزے شوال سے ہوگا وہ (اجر میں) مثل روزی رکھنے سال کے:

اسی طرح ترمذی صفحہ ۱۳۲ میں ہے۔

حدثنا احمد بن منیع نا ابو معاویۃ نا سعد بن سعید عن عمر بن ثابت عن ابی ایوب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من صام رمضان ثم اتبعہ بست من شوال فذلک صیام الدھر وفی الباب عن جابر وابی ھریرۃ و ثوبان ۱۲ انتہٰی مختصرا وقس علی ھذا سائر الطرق۔

یعنی ہمیں حدیث بیان کی احمد بن منیع نے (اس نے کہا) حدیث بیان کی ہمیں معاویہ نے (اس نے کہا) ہمیں حدیث بیان کی سعد بن سعید نے عمرو بن ثابت سے اس نے ابو ایوب سے کہا اس نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو شخص روزے رکھے رمضان کے پھر اس کے پیچھے لگادے چھ (روزے) شوال سے پس (اجر میں) سال کے روزے کے برابر ہیں۔ اور باب میں جابر ابوہریرہ ثوبان رضوان اللہ علیہم اجمعین سے ہے۔ انتہی"

صاحب ترمذی یہ بھی فرماتے ہیں صفوان بن سلیم و ورقاء بن عمر سعد بن سعید سے اور ورقاء بن عمر سے شعبہ اور صفوان بن سلیم سے عبد العزیز نے اس حدیث کو روایت کیا ہے۔ امام مالکؒ نے ان یلحق برمضان مالیس منہ کو مطلقاً جو ناجائز قرار دیا ہے یہ بھی حدیث کے خلاف ہے امام جامع ترمذی فرماتے ہیں ویروی فی بعض الحدیث ویلحق ھذا الصیام برمضان۔ یعنی بعض حدیث میں آیا ہے کہ یہ روزے رمضان کے متصل ہی رکھے جائیں (صفحہ مذکور) امام مالکؒ کے قول کی حدیث کے مقابلہ میں کوئی حقیقت نہیں ہے۔ صحابہ کبار (رضوان اللہ علیہم اجمعین) کے اقوال بمقابلہ فرمان نبوی نہیں مانے گئے یہ تو تبع تابعین سے ہیں:۔ (باقی دارد)

اثبات التوحید

شرک و بدعت کی تردید اور کتاب و سنت کی تائید قابل دید۔ قیمت ۴ر

(منیجر اہلحدیث امرتسر)

(آریہ مشن) کتوں کی پاکیزگی

(۱) کتا۔ سیار۔ آدمی۔ گدھا۔ گھوڑا۔ سور۔ گاؤں کا رہنے والا بندر وغیرہ ان میں سے کسی ایک کا کاٹا ہوا پرانا یام سے پاک ہوتا ہے:۔ (منو شاستر ادھیائے ۱۱ شلوک ۱۹۹)

خاکسار:۔ ناظرین آپ کو معلوم ہوگیا کہ اگر کتا وغیرہ کاٹ کھائے تو اُسکے کاٹنے سے انسان پاک ہوتا ہے۔ لہٰذا جو ہندوستان کی تمام میونسپلٹیوں میں کتے سالانہ مروائے جاتے ہیں اُن کو آریہ لوگ نہ مرنے دیں۔ اس غرض سے کہ جب کتے مارے جاتے ہیں تو انسانوں کو پاکیزگی میں کم حصہ ملتا ہے جسقدر کتوں کی تعداد میں اضافہ ہوگا اُسی حساب سے وہ کاٹنے میں زیادہ حصہ لینگے بموجب تعلیم آریہ سماج جسقدر کتے مارے جائینگے اُسیقدر انسانوں کی پاکیزگی گھٹتی جائیگی۔ یہ اللہ کی شان ہے کہ انسان کی پاکیزگی کتے کے کاٹنے پر شاستر میں موقوف رکھی گئی ہے اور ملاحظہ ہو

(۲) دُکھی آدمی بدون پانی کے شنبا د موتر کرے یا پانی ہی میں شنبا د موتر کرے تو گاؤں سے باہر جا کر ندی وغیرہ میں مع کپڑوں کے غسل کرکے گئو کو چھو کر پاک ہوتا ہے (منو شاستر ۱۱/۲۰۳)

خاکسار:۔ دیکھی آپ صاحبان نے گئو کی عزت و وقعت اگر انسان اسکو چھو بھی لے تو وہ پاک ہو جاتا ہے۔ کیا پاکیزگی ہے۔ غرضکہ گائے کی وہ قدر و منزلت ہے کہ کسی دوسرے جانور کی ویدوں اور شاستروں میں ہرگز وقعت نہیں۔ نہ اس کا پاخانہ پیشاب بیکار ہے وہ بھی پاکیزگی عطا کرتا ہے اور اس کا چھونا بھی پاکیزگی عطا کرتا ہے۔ انسان کا چھونا نہ پاکیزگی عطا کر سکتا ہے اور نہ اس کا بول و براز۔ غرضکہ اس درجہ آدمی کی وقعت نہیں جسقدر کہ گئو کی عزت و وقعت ویدوں اور شاستروں میں ہے کیا ایسا مذہب اور اُسکی تعلیم کچھ فائدہ بخش ہو سکتی ہے کہ جو پشو کو انسان سے زیادہ وقعت دیتی ہو۔ توبہ توبہ۔

اور آپ کو غالباً یہ نہ معلوم ہوگا کہ گائے کی جون کس گناہ کے عوض میں ملتی ہے۔ ملاحظہ ہو۔

"کتا۔ سور۔ گدھا۔ اونٹ۔ گئو۔ بکرا۔ بھیڑیا۔ ہرن پرند۔ چانڈال۔ پکش۔ ان کی یونی میں براہمن کا مارنے والا جاتا ہے اور [illegible]

AsliAhleSunnet.com

خاکسار:۔ آپ صاحبان کو معلوم ہوگیا کہ جو شخص براہمن کو مارتا ہے اُس شخص کو بعد مرنے کے گائے کی جون ملتی ہے۔ بموجب تعلیم شاستراور ویدوں کے۔ اور برہمن کی وہ عمدہ قوم ہے کہ اہل ہنود میں کوئی ایسی پاک اور پوتر قوم دوسری نہیں ہے۔ گائے جو بحساب تناسخ کے ایک برہمن کا قائل ہے اُس کی ویدوں اور شاستروں میں یہ عزت اور وقعت ہے کہ اُس کا پاخانہ و پیشاب اور اُس کا چھوتا بھی پاکیزگی کا ذریعہ ہے۔ حقیقتاً جس شخص نے کسی اچھے شخص کو قتل کیا ہو اُس کے پاخانہ و پیشاب اور اُس کے چھونے کو پاکیزگی کا ہی افتخار دینا چاہئے۔ کیا اچھی تعلیم ہے۔ اور ملاحظہ ہو۔

آپ ہی اپنے ذرہ ناز و ادا کو دیکھو
ہم اگر عرض کرینگے تو شکایت ہوگی

"ناچنا گانا بجانا تالی ٹھوکنا کٹ کٹانا مضحکہ سے گدھے وغیرہ کی بولی بولنا ان سب باتوں سے پرہیز کرے" (منو شاستر ۲/۹۴)

خاکسار:۔ آپ کو معلوم ہوگیا کہ ناچنے و گانے کو بُرا سمجھکر منوجی مہاراج نے پرہیز کرنے کو تحریر کیا ہے۔ لیکن بخلاف اسکے منوجی ہی تحریر فرماتے ہیں ملاحظہ ہو۔

"گانے والے اور باجہ بجانے والے اور پکش والیسرا یعنی خوبصورت رنڈیاں گانے و ناچنے والیاں اور ودیا یعنی دستکار و کاریگر سب رگوبن کی اتم حالت کا نمونہ ہے" (منو شاستر ۱۲/۴۷)

اب آپ صاحبان خیال کر سکتے ہیں کہ اُس تعلیم کا کیا اعتبار کہ کہیں پر گانے بجانے کو بُرا کہا ہو۔ اور کہیں عمدہ اور اُسکی تعریف کی ہو۔ باقی پھر ملیں گے اگر خدا لایا

(منشی محمد داؤد خان نادلست از سنبھل ضلع مرادآباد)

حق پرکاش

سوامی دیانند نے ستیارتھ پرکاش میں جو قرآن مجید پر اعتراضات کئے ہیں اُن کا معقول و مدلل جواب جو نہایت قابل دید ہے۔ قیمت ۸؍

(منیجر اہلحدیث)

ہندو ذہنیت

اخبارات سے جو وقت ہم کو معلوم ہوا کہ اہلِ ہنود نے فیصلہ کر دیا اور مان لیا ہے کہ سڑکیں اور راستے ملک معظم کی ملوکہ اور مقبوضہ ہیں اور کسی شخص کو حق مزاحمت حاصل نہیں۔ تو ہم کو بڑی خوشی ہوئی اور یقین ہوگیا تھا کہ ہندو مسلم اتحاد بالکل قریب آگیا۔ اہل ہنود سے زیادہ تر کشمکش بقرعید کے موقع پر خصوصاً گائے کے راستہ پر ہوتی ہے۔ ہم سمجھے تھے کہ جب ہندو و مسلمان یکساں ملک معظم کی رعایا ہیں تو دونوں کو سڑکیں اور راستے مقبوضہ ملک معظم کے استعمال جائز کا یکساں حق ہوگا۔ یعنی اگر ہندؤں کو یہ حق حاصل ہے کہ عین نماز کے وقت مساجد لب سڑک مقبوضہ ملک معظم کے قریب یا سامنے رگ کر جلوس و شادی وغیرہ میں خوب باجا بجائیں۔ خواہ اس سے مسلمانوں کی نماز میں کتنا ہی نقصان ہو اور اُن کا کتنا ہی دل دُکھے۔ تو مسلمانوں کو بھی یہ حق ایسا ہی ملک معظم کی سڑکو نیز پورا پورا حاصل ہوگا کہ بقرعید پر اپنی قربانی کی گائیوں کو جس طرح جی چاہے اور جس راستے سے جی چاہے بلا روک ٹوک اور احتمال فساد کے لیجائیں۔

مگر ہماری حیرت کی انتہا نہیں رہتی اور خوشی ساری کرکری ہو جاتی ہے جب یہ سنا جاتا ہے کہ کثیر تعداد نے اہل ہنود کی دہلی میں حکام حکومت کو درخواست دی ہے کہ پہاڑی دھیرج کا راستہ قربانی کی گائے کے لئے ممنوع قرار دیا جائے کیونکہ ہنود کو تکلیف ہوتی ہے اور دل دُکھتا ہے۔

ہم ہندو جاتی کے صاحب الرائے[1] لیڈروں سے یہ سوال کرنے کا حق رکھتے ہیں کہ کیا یہ متنازعہ[2] راستہ پہاڑی دھیرج ملوکہ و مقبوضہ ملک معظم نہیں ہے؟ جو ملک معظم کی رعایا کے ایک حصہ کی آزادی کے غصب کرنے کی کوشش کیجاتی ہے۔ اگر گائے کو اس راستے سے لیجانے میں ہندوانِ پہاڑی دھیرج کا دل دکھتا ہے تو نماز کے وقت مساجد کے سامنے ڈٹ کر باجا بجانے سے مسلمانوں کا بھی دل دکھتا ہے اور ان کی عبادت میں بھی خلل پڑتا ہے۔ مسلمان تو راستے کی ممانعت نہیں چاہتے صرف یہ چاہتے ہیں کہ مساجد کے سامنے نماز کے وقت باجا گاجا نہ بجایا جائے ذرہ آگے بڑھکر بجالیں تو حق آزادی ملک معظم کی سڑکوں پر قائم رکھا جاتا ہے۔ اور مسلمانوں کی آزادی حق کا[3] راستے پہاڑی دھیرج کو ممنوع قرار دلوا کر بالکل گلا گھونٹا جاتا ہے۔ یہ عجیب ذہنیت ہے۔ کیا ہم کو بتایا جائیگا کہ ملک معظم کے معنی ہندو لغت میں کیا ہیں! شاید ہندو سنگھٹن اس سے مراد ہو۔ ورنہ اس کارروائی کی کوئی وجہ سمجھ میں نہیں آتی کہ ایک قوم دوسری قوم کے بلا لحاظ و پاس خاطر پوری آزادی برتے اور دوسری قوم کو اسی حق سے محروم کرنے کی کوشش کیجائے۔

ایک سوال ہم حکومت ہند سے بھی کرنا چاہتے ہیں جس کا دعوےٰ ہے کہ وہ بذریعہ قانون قائم ہے کہ براہ مہربانی مسلمانوں کو بتایا جائے کہ جب راستے اور سڑکیں ملک معظم کی ہیں اور قربانی بقر حکومت کے قانون کے بموجب بھی جائز قرار دی گئی ہے تو گائے کے مذبح تک لیجانے کیلئے کیوں راستے مخصوص کرکے باقی تمام راستوں پر مسلم حق آزادی کا خون کیا جاتا ہے اور ہندو جلوسوں اور براتوں وغیرہ میں پولیس کے زیر حفاظت مساجد کے سامنے باجا بجوایا جاتا ہے۔

کیا حکومت ہندؤوں سے ڈرتی ہے؟ یا یہ وجہ ہے کہ کونسلوں اور کمیٹیوں میں مسلمانوں کے سچے نمائندے نہ ہونے کی وجہ سے گورنمنٹ بھی مسلم حقوق کی پائمالی کو روا رکھتی ہے۔

کیا مسلم ممبران کونسل میں سے کوئی خدا کا بندہ حکومت سے اس سوال کے جواب لینے کی جسارت اور جرأت کریگا؟

(محمد عبد الغفار الخیری عفا اللہ عنہ از دہلی)

[1] شاید صائب الرائے مراد ہو ۱۲ (میر سیالکوٹی)
[2] متنازع کافی ہے تانیث کی ضرورت نہیں ۱۲ میر سیالکوٹی
[3] زمانہ آئندہ اس کا ثبوت دیگا ۱۲ (میر سیالکوٹی)

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔ (منیجر)

AsliAhleSunnet.com

ملکی مطلع

سلطان ابن سعود کی فضیلت

جس طرح ہندوستان کی چند خود غرض ہستیوں نے اپنی سنہری روپہلی مصلحتوں کو پورا کرنے کیلئے فدائیت قباب کے پردہ میں سلطان ابن سعود کے خلاف پروپگنڈا جاری کر رکھا ہے۔ اسی طرح ذریت شریف جو بغداد میں جمع ہے سلطان موصوف کے خلاف زہر اُگل رہی ہے۔ اور اگر یہ کہا جائے کہ اس تمام پروپگنڈا کا منبع و مخرج بغداد ہے تو بیجا نہ ہوگا۔

اخبار بین حضرات کو یاد ہوگا کہ انہدام قباب کی خبریں اکثر بغداد سے شائع ہو کر ہندوستان میں پہنچتی ہیں۔ اور یہی وہ تار ہیں جن پر ہندوستان کے قبہ پرست رقص کرنے لگتے ہیں۔ لیکن جب یہی خبریں عراق سے دوسرے اسلامی ممالک میں پہنچتی ہیں تو ان کا جو اثر وہاں کے مسلمانوں پر ہوتا ہے اس کا نمونہ ذیل میں درج ہے۔

اخبار "الشورٰی" مصر کے اڈیٹر کے پاس جب یہ خبر پہنچی جس میں عراق کے قبہ پرست علماء نے سلطان موصوف کے خلاف صدائے احتجاج بلند کی تھی تو اس نے اس پر ایک تبصرہ لکھا جس کے جستہ جستہ فقرے ہم یہاں نقل کرتے ہیں۔ آپ لکھتے ہیں:۔

"ہمارے نزدیک حضرات علماء کاظمیہ کو اپنا یہ احتجاج فرانس کی بربادی دمشق پر کرنا چاہئے تھا لیکن ایک نوخیز اسلامی عربی حکومت کے خلاف احتجاج اور وہ بھی چند قبروں کی وجہ سے جن کے قبے گرادئے گئے ہیں اگرچہ وہ بدنیتی پر مبنی نہ بھی ہو۔ خفیف الحرکتی ضرور ہے۔

یہ غریب آل سعود سے آخر کیوں گھبراتے ہیں کیا ہاشمی خاندان ان سے بہتر تھا۔ ہاشمی خاندان تو ایک مدت تک غیروں کا آلۂ کار بر آری رہا اور اب تک ہے۔ امیر عبداللہ کے شریفانہ افعال ہمیں ابھی تک یاد ہیں۔ امیر فیصل بھی سامنے موجود ہیں۔ (جنکی بےعزتی کی ادنےٰ مثال یہ ہے کہ) جس روز فرانس دمشق کو برباد کرتا ہے۔ اُسی روز آپ پیرس تشریف لیجا کر فرانسیسیوں کی مدح سرائی کرتے ہیں

عربوں کے نزدیک ابن سعود خاندان ہاشمی سے ہزار مرتبہ بہترین ہیں۔ ابن سعود خاندان شریفی سے زیادہ شریف النفس ہیں۔ زیادہ اولوالعزم ہیں اور ان سے زیادہ اپنے اندر جذبہ رکھتے ہیں۔ ابن سعود کو ذرہ جمنے دو اور پورا اطمینان حاصل ہونے دو۔ وہ شخص آپ کو عرب کا صرف زبانی ولفظی بادشاہ نہیں ثابت کریگا۔ بلکہ عرب کی پشت و پناہ ثابت کریگا۔"

پنجاب کے مشہور "فدائے قباب" مولانا کی خدمت میں عرض ہے کہ اس رائے کو غور سے پڑھیں۔

غازی محمود ندیم بے کی رائے

غازی ابن سعود جو جو ملکی اور مذہبی اصلاحات ارض حجاز میں رائج کررہے ہیں معلوم ہوتا ہے کہ سوائے ہندوستان کے تمام دنیائے اسلام میں پسندیدگی کی نگاہوں سے دیکھی جارہی ہیں۔

اخبار "ڈیلی نیوز" لنڈن کا نامہ نگار لکھتا ہے کہ غازی محمود ندیم بے نے جو ترکی کی طرف سے یمن کے گورنر جنرل تھے اور اب حکومت انگورہ کی طرف سے مکہ معظمہ میں نمائندہ مقرر ہوئے ہیں بیان کیا کہ

"مجھ کو صحیح اطلاع ملی ہے تو میں کہہ سکتا ہوں کہ مؤتمر مکہ میں منجانب سلطان یہ تجویز پیش ہوگی اور اُس کے کامیاب بنانے کی کوشش کیجائیگی کہ کعبہ میں چار مصلوں کی جگہ صرف ایک مصلےٰ ہونا چاہیے اگر سلطان موصوف اپنی تجویز میں کامیاب ہوگئے تو بجائے اختلاف یہ وحدت واشتراک دنیائے اسلام کیلئے عموماً اور عرب کیلئے خصوصاً عمدہ ترین برکات کا سرچشمہ ثابت ہوگا۔ علاوہ ازیں سلطان اور بھی بعض کثیر المنافع اصلاحات رائج کرینگے۔"

یہ ہے اُس شخص کی رائے جو عرب اور سلطان موصوف سے اچھی طرح واقف ہے۔

حجاز میں خلافت راشدہ کا نقشہ

حضور نے ایک بار اپنی زبان فیض ترجمان سے اپنے صحابہ کے سامنے ارشاد فرمایا تھا کہ "عرب میں اب وہ وقت آنیوالا ہے جبکہ ایک تنہا عورت سونا اُچھالتی چلی جائیگی اور اُسے کوئی کچھ نہ کہیگا۔" آپ کا ارشاد مبارک بالکل صحیح ثابت ہوا اور وہی عرب جہاں چپہ چپہ پر کشت و خون، قتل و غارت ہوتا تھا۔ گہوارہ امن بنگیا۔ صحابہ کرام فرمایا کرتے تھے کہ ہم نے حضور کے ارشاد کو اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا ہے۔

زمانہ کے امتداد کے ساتھ ساتھ جب مسلمانوں میں جہالت پھیلتی گئی تو ارض حجاز کی یہ حالت ہوگئی کہ تمام فسق و فجور، قتل و غارت اور بدمعاشی کا گہوارہ گویا یہی سرزمین تھی۔ اور گذشتہ چند سالوں میں تو یہ حالت رہی ہے کہ ہزاروں حاجی ارض پاک میں لوٹے اور قتل کئے گئے اور بدوؤں کی غارتگری ضرب المثل بنگئی۔

سلطان ابن سعود ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو جب خدائے بزرگ و برتر نے اس ارض مقدس کی خدمت پر مامور کیا تو سب سے پہلے انہوں نے جو کام کیا وہ ان غارتگریوں کا انسداد تھا۔ تمام ڈاکو اور غارتگر یا تو ڈاکہ زنی سے باز آگئے یا موت کے گھاٹ اُتار دئے گئے۔ اور ارض حجاز پھر اسی طرح گہوارہ امن بن گئی جیسی کہ زمانہ خلافت راشدہ میں تھی۔

مکہ مکرمہ سے ایک صاحب اڈیٹر زمیندار کو لکھتے ہیں۔

"پہلے آب زمزم بڑی مشکل سے ملتا تھا۔ غازی ابن سعود کے زمانہ میں صبح و شام خم کے خم بھرے رہتے ہیں۔ جس کا جی چاہے پی سکتا ہے۔ پہلے بیت اللہ کی زیارت صرف ایک دن اور وہ بھی ایک روپیہ دیکر کیجا سکتی تھی۔ مگر آجکل ہر وقت کی جاسکتی ہے اکیلا آدمی بے خوف و خطر چل سکتا ہے قافلہ کے پیچھے پیچھے ایک بدوی مقرر ہوتا ہے جو گری پڑی چیز کو سنبھال لیتا ہے اور تلاش کرکے اسکے اصل مالک کو پہنچا دیتا ہے۔

منشی نجم الدین صاحب کلرک چیف کورٹ حج کیلئے مکہ مکرمہ کی طرف جارہے تھے کہ نو سو روپئے کے نوٹ

AsliAhleSunnet.com

ان سے گر گئے۔ جدہ سے دس میل کے فاصلہ پر آ کر دیکھا تو نوٹ نہ تھے۔ ایک سرکاری آدمی کے ہمراہ تلاش کے لئے واپس ہوئے۔ ایک بدوی نظر آیا جس نے پوچھا کہ آپ کدھر جا رہے ہیں؟ منشی نجم الدین صاحب نے ماجرا بیان کیا تو اس بدوی نے فوراً نوٹ نکال کے حوالے کئے۔"

اللہ اللہ! سلطان موصوف کو خدائے بزرگ و برتر نے کیا دل و دماغ دیا ہے کہ اُس نے اُن بدوؤں کو ایسا راستباز اور دیانتدار بنا دیا ہے جو ایک ایک روپے کے لئے انسان کو قتل کر دینا جائز سمجھتے تھے۔

سلطان موصوف ملکی اصلاح کے ساتھ ساتھ دینی اصلاح میں بھی بڑی سرگرمی سے مصروف ہیں۔ ارض حجاز میں چار پانچ سو سال سے ہزاروں قسم کی بدعات پھیل رہی تھیں۔ جس پر بعض علماء کرام کو "بدعات حرم" جیسی کتابیں لکھنی پڑیں۔ خلاف شرع رسوم کی یہ کثرت ہو گئی تھی کہ الامان والحفیظ جس پر کہنا پڑتا تھا کہ

چو کفر از کعبہ برخیزد کجا ماند مسلمانی

عیار لوگوں نے حاجیوں کا مال و ایمان لوٹنے کے لئے جگہ جگہ فرضی "زیارتیں" اور "قبور" بنا رکھی تھیں۔ اور مسجد (بیت الحرام) کے زیر سایہ ہزاروں خرابات (فرضی زیارتیں) بنا کر خانہ کعبہ کی عظمت کو کم کر دیا تھا۔ اور بقول جناب ظفر الملک اڈیٹر "الناظر" حدود حرم میں ایسی ایسی بد معاشیاں ہوتی تھیں کہ آپ کو سخت صدمہ ہوا تھا۔ لیکن "ہمدم" میں ایک صاحب لکھتے ہیں کہ

"سوائے اسکے کہ مقابر و مآثر کے خلاف وحشیانہ برتاؤ کیا گیا۔ یا یہ کہ نجدی عقائد کی اشاعت کرنے کی کوشش ہو رہی ہے اور ہر طرح پر انتظام بہت پورے طور پر قائم ہے۔ حرم کا احترام پورے طور پر کیا جاتا ہے۔ کوئی امر خلاف آداب سرزد نہیں ہوتا۔ عام شاہراہوں پر عموماً اور اطراف حرم میں خصوصاً سگرٹ تک پینے کی ممانعت ہے اور میں نے کسی کو سگرٹ پیتے نہیں دیکھا۔ دیگر منہیات شرعی کا بھی خاص تدارک ہے۔"

"ہمدم" اور اسکے نامہ نگار صاحب چونکہ اس طبقہ سے تعلق رکھتے ہیں جن کے دل میں "قبہ جات" کا بہت احترام ہے اسلئے اُنہوں نے قبہ جات کے انہدام کو وحشیانہ کہا ہے۔ لیکن سلطان موصوف بالکل راستی پر ہیں۔ اُنہوں نے اپنی خداداد مذہبی فراست سے یہ سمجھ لیا کہ حرم کے اردگرد سینکڑوں "فرضی زیارتیں" یا بالفاظ دیگر غیر شرعی عمارتیں جب تک مسلمانوں کی دینی غارتگری کیلئے موجود ہیں حرم پاک کی تقدیس مسلمانوں کی نظر میں ایسی نہیں ہو سکتی جیسی کہ چاہئے۔ اس لئے آپ نے اسوۂ نبوی پر عمل کر کے (جسطرح کہ حضور نے فتح مکہ کے بعد تمام "حریفان کعبہ" کو منہدم کرا دیا تھا) ان مصنوعی زیارتوں کو منہدم کرا دیا۔ اور (جس طرح حضرت عمرؓ نے اُس درخت کو جس کے نیچے حضور نے صحابہ سے بیعت لی تھی۔ اور صحابہ اس کو ایک یادگار نبوی سمجھکر اس کی زیارت کو جانے لگے تھے۔ اس لئے جڑ سے اُکھڑوا دیا تھا کہ اس سے مسلمانوں میں شجر پرستی اور زیارت پرستی پھیل جائیگی) تمام قبوں کو گرا دیا ہے۔"

اب اگر ہندوستان کے قبہ پرست شور مچائیں تو ہم اسکے سوائے اور کیا کہہ سکتے ہیں کہ ؎

گر نہ بیند بروز شپرہ چشم
چشمۂ آفتاب را چہ گناہ

سلطان موصوف کی عاقبت اندیش نگاہوں نے یہ بھی بھانپ لیا ہے کہ جب تک مسلمانوں میں حقیقی علوم دینی کی ترویج نہ ہوگی اُن میں یہ تمام اصلاحی کوششیں رائگاں جائینگی۔ اس لئے آپ نے اس امر کا بھی بیڑا اُٹھایا ہے کہ حجاز پھر علوم اسلامی کا منبع بن جائے۔ اور اس کا اظہار اُنہوں نے اپنے خطبہ میں کر دیا ہے۔ جس میں آپ فرماتے ہیں کہ

"میں آپ کو دعوت دیتا ہوں کہ آپ اُن وسائل پر غور فرمائیں جس سے حرم اللہ (مکہ معظمہ) و حرم رسول (مدینہ منورہ) علم و عرفان کی حیثیت سے سب سے زیادہ ترقی یافتہ ہو جائیں۔ تربیت و تہذیب اور آداب کے لحاظ سے بہترین مقام بن جائیں۔۔۔۔۔

۔۔۔ اور احیاء دعوت اسلام میں تمام اسلامی ممالک سے اونچے و برتر کہلائیں۔"

"تاریخ بیت اللہ شریف" میں ان سب کا مفصل ذکر ہے۔ قیمت ۱۲/ (منیجر اہلحدیث امرتسر)

یہی ہیں وہ باتیں جو خلافت راشدہ میں تھیں اور اب عرصہ سے مفقود ہیں۔ اور جن کی ترویج سلطان موصوف باوجود "فدایان قبہ جات" کی مخالفت کے کر کے رہینگے۔ انشاءاللہ۔

ریف میں جنگ جاری ہے

گذشتہ ہفتہ کی اطلاعات مظہر ہیں کہ ریف میں ابھی جنگ بدستور جاری ہے۔ اخبار "اکسلسیور" کے نامہ نگار نے فیض سے تار دیا ہے کہ ریف کے قبائل اب تک برسرپیکار ہیں اور سخت جنگ جاری ہے۔ ان قبائل کو اب تک یہ یقین نہیں کہ غازی ابن عبدالکریم قید ہیں۔ اُن کا دعوے ہے کہ جس شخص کو قید کیا گیا ہے وہ غازی موصوف نہیں بلکہ فرانس اور سپین کا کوئی تنخواہ دار ہے۔

ہسپانیہ کی کمینہ اور رذیل حکومت نے فرانس سے مطالبہ کیا تھا کہ وہ غازی محمد بن عبدالکریم کو قتل کر کے ان کا سر حکومت مذکورہ کے حوالے کر دے۔ لیکن حکومت فرانس نے اس کی اس کمینہ درخواست کو رد کر دیا ہے۔

بیان کیا جاتا ہے کہ غازی موصوف کو مڈغاسکر یا کارسیکا میں رکھا جائیگا۔

فرینکو امریکن سنڈیکیٹ نے غازی ابن عبدالکریم سے درخواست کی ہے کہ وہ اپنی سوانحعمری لکھیں۔ اس سوانح عمری میں بعض ایسے خطوط کو شائع کیا جائیگا جس سے دنیا میں سنسنی پیدا ہو جائیگی۔

بہشتی زیور مع بہشتی گوہر
(مصنفہ مولوی اشرف علی صاحب تھانوی)
عورتوں اور لڑکیوں کیلئے خاص تحفہ۔ مصنف موصوف نے گھریلو زبان ہر مسئلہ کو نہایت خوبی کے ساتھ واضح کر دیا ہے۔ ہر مسلمان عورت کیلئے واقعی بہشتی زیور ہے۔ روزانہ ضروریات کی تمام باتیں قریب قریب اسمیں درج ہیں۔ قیمت گیارہ حصوں کی صرف عہ/ محصول ڈاک علاوہ۔
(منیجر اہلحدیث امرتسر)

AsliAhleSunnet.com

متفرقات

عیدآنہ فنڈ میں آج تک صرف مندرجہ ذیل رقمیں موصول ہوئیں - مرسلہ مفتی محمد ظریف صاحب از پشاور ۳ ، مرسلہ محمد صالح صاحب الور ۶ ، اور شیخ سردار محمد صاحب ہوشیارپور سے ۱۱ - اور جن اصحاب نے فنڈ مذکور کیلئے چندہ جمع کیا ہو وہ "دفتر اہلحدیث کانفرنس دہلی" یا "دفتر اہلحدیث امرتسر" میں بھیجدیں -

غریب فنڈ کا سلسلہ عرصے سے جاری ہے - جس سے نادار شائقین جو اہلحدیث کی پوری قیمت ادا نہیں کر سکتے صرف دو روپئے داخلہ دیکر سال بھر کیلئے اخبار سے فائدہ حاصل کرتے ہیں - مگر کچھ سائلین کی روز افزوں ترقی اور کچھ چندہ کی کمی کی وجہ سے اس وقت ۴۳ نام درج رجسٹر ہیں - جنکو ہی کے درج شدہ سائلوں کے نام ابھی تک اخبار جاری نہیں ہو سکا - اصحاب کرام توجہ کریں - نیز آئندہ کیلئے جبتک درج شدہ سائلین کے نام اخبار جاری نہیں ہو سکتا - کوئی جدید نام درج نہیں کیا جائیگا جو اصحاب داخلہ کی رقم بھیجینگے وہ واپس کیجائیگی -

اخبار اہلحدیث کے متعلق میری رائے

ناظرین کرام! جہاں تمام چیزوں کی گرانی ہے وہاں کاغذ کی بھی گرانی یومًا فیومًا ترقی پذیر ہے جس کی بنا پر مجبورًا نیجر اخبار "اہلحدیث" کو ضرورت پیش آئی کہ وہ معمولی کاغذ پر شائع کرے - مگر ہم اسے کبھی پسند نہیں کر سکتے اور نہ اجازت دے سکتے ہیں کہ یہ اخبار گوہر بار معمولی کاغذ پر شائع کیا جائے -

ایک وہ زمانہ تھا کہ یہی اخبار ۱۶ صفحے پر شائع ہوتا تھا جو اب مولانا ثناءاللہ صاحب مدظلہ کی قابل رشک ہمت کی وجہ سے ۲۰ صفحے پر جلوہ آرا ہوا - جسکے سبب سے ہمیں توقع تھی کہ اللہ اگر معین رہا تو یہ اخبار آئندہ اور ترقی حاصل کریگا - مگر افسوس! آج ہماری نظر سے ایک ایسا مضمون گذرا کہ جسکے دیکھنے سے ہمیں شبہ ہوتا ہے کہ یہ اخبار کہیں تنزل کی صورت میں نہ شائع ہو - ہمارے خیال ناقص میں مولانا ممدوح کو چاہئے کہ اخبار عمدہ کاغذ پر شائع کریں لہ اور ناظرین اخبار کو چاہئے کہ ایک ایک نیا خریدار پیدا کریں - یا ممدوح کو اجازت دیں کہ وہ قیمت میں بقدر ضرورت اضافہ فرمائیں - ورنہ ہمیں خوف ہے کہ اگر خدا نخواستہ معمولی کاغذ پر شائع ہونا شروع ہوا تو آگے چلکر ایسا نہ ہو کہ تنزل اور بدتر حالت میں نظر آوے - میں قوی امید رکھتا ہوں کہ ناظرین کرام اسطرف خاص توجہ مبذول فرمائینگے - اور اپنی اپنی رائے سے مطلع فرمائینگے ؏

سپردم بتو مایۂ خویش را
تو دانی حساب کم و بیش را

(ابوالامجد جونپوری از محلہ بھائی کھلہ ڈربن روڈ بمبئی ۱۱)

ناظرین کرام کو اطلاع

کاغذ کی کمیابی بلکہ قریبًا نایابی کی وجہ سے بادل ناخواستہ اعلان کرنا پڑا کہ چونکہ کاغذ کا سابقہ ذخیرہ ختم ہو گیا ہے ۔ اس لئے ۱۶ جولائی کا "اہلحدیث" اُسی کاغذ پر شائع ہوگا جو بازار سے دستیاب ہو سکے گا - امید ہے کہ قارئین کرام ہمیں معذور سمجھینگے ۔ (منیجر)

انجمن اسلامیہ کوٹلی ضلع میرپور ریاست جموں کا تیسرا سالانہ جلسہ ۲۱-۲۲-۲۳ بیساکھ ۱۹۸۳ بکرمی (۳-۴-۵ مئی ۱۹۲۶ء) کو بڑی کامیابی کے ساتھ ختم ہوا - جلسہ مذکور پر حضرت مولانا سید عطاءاللہ شاہ صاحب بخاری امرتسری تشریف لائے - لیکن آپ کو راستہ میں بڑی تکالیف برداشت کرنی پڑیں - اللہ تعالیٰ آپ کو ان تکالیف کا اجر دیگا -

آپ کی پہلی تقریر توحید پر تھی - آپ نے توحید کے بیان کرنے میں کوئی مرحلہ باقی نہ چھوڑا - اس کے بعد آپ نے جملہ "محمد رسول اللہ" کی تشریح فرمائی جو نہایت عجیب پیرایہ میں تھی -

آخری تقریر آپ کی بہت عجیب تھی اور بدعت کی تردید میں تھی -

ایک رسمی حنفی نے شاہ صاحب سے ڈیرہ پر جاکر مسئلہ پوچھا کہ اہل حدیث لوگ صلی اللہ علیک یا رسول اللہ درود نہیں پڑھتے اس کے لئے کیا حکم ہے؟ آپ نے فرمایا کہ بھائی! سچی بات یہ ہے کہ اس قسم کے تمام درود ہماری تمہاری اختراع ہیں - سب سے افضل درود وہی ہے جو رسول اللہ نے فرمایا ہے - وہ یہی جو نماز میں پڑھا جاتا ہے - چنانچہ اس کا اثر ایسا ہوا کہ وہ شخص اس دن سے درود مسنون ہی پڑھتا ہے - مجھسے کہنے لگا کہ تم سچ کہتے تھے - والسلام

(راقم فضل دین جائنٹ سکرٹری انجمن مذکور)

لہ باوجود معذوریوں کے "اہلحدیث" امرتسر کے دیگر اخباروں سے عمدہ کاغذ پر چھپتا ہے - "الفقیہ" "اہلسنت" اور "وکیل" کے کاغذ سے مقابلہ کریں اور داد دیں - داللہ الغنی - ۱۲ میر سیالکوٹی -

تلاش ملازمت خاکسار بچوں کو پرائمری تک ابتدائی تعلیم دے سکتا ہے - معمولی انگریزی بھی پڑھا سکتا ہے اگر کسی صاحب کو مدرس کی ضرورت ہو وے تو پتہ ذیل پر خط و کتابت کر کے تنخواہ کا فیصلہ کر لیں -

(خاکسار محمد سلطان مدرس مدرسہ موضع خیر کے ڈاکخانہ جلال آباد غربی ضلع فیروزپور)

تلاش کتب خاکسار کو ایک جلد نظام الملک طوسی اُردو کی ضرورت ہے - کسی کے پاس برائے فروخت موجود ہو تو براہ کرم پتہ و قیمت سے ذیل کے پتہ پر اطلاع دیں - مشکور ہونگا -

(کے - ایم - عبیداللہ - نیو مارکٹ معکر بنگلور)

یاد رفتگان مولوی محمد حسین صاحب مرحوم سوداگر کوئلہ زینت محل دہلی کی اہلیہ محترمہ فوت ہو گئیں ایک روز بخار آیا دوسرے روز انتقال ہو گیا - انا للہ -

(حافظ محمد حسین دہلوی)

ایضًا :- میرے والد ماجد مولوی مولابخش خان صاحب بڑاکری وبہاری عارضہ فالج میں مبتلا ہو کر بتاریخ ۱۷ ذی الحجہ بوقت ۴ بجے صبح اس دار فانی سے کوچ فرما گئے - انا للہ - (محمد عثمان خان از بڑاکر ضلع پٹنہ)

ناظرین سے درخواست ہے کہ مرحوموں کا جنازہ غائب پڑھیں اور دعائے مغفرت کریں - اللھم اغفر لھم :-

تصحیح ۲ جولائی کے اہلحدیث میں صفحہ ۱۵ پر کالم ۳ میں سرخی بجائے "قبول اسلام" کے "ضرورت مدرس" تصور کریں ۔

AsliAhleSunnet.com

انتخاب الاخبار

سلطان عبد العزیز کے معزز مہمان

ہمعصر "سیاست" ٢٠ جون کے پرچہ میں رقمطراز ہے۔

"مکہ معظمہ سے اطلاع آئی ہے کہ مولانا ابو القاسم" "و مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسری مع دیگر علماء" "اہل حدیث کے وہاں شاہی مہمان ہیں۔ حرم محترم" "میں آپ حضرات کا روزانہ وعظ ہوا کرتا ہے جس" "میں تمام اخوان نجد و علماء حرم وغیرہ کثرت سے" "شرکت کرتے ہیں۔ آپ حضرات کی وہاں بڑی" "خاطر تواضع ہو رہی ہے علامہ محمد بن عبد الوہاب" "نجدی کے پڑپوتے علامہ محمد بن عبد اللطیف" "نے جو نجد کے محدث ہیں مولانا محمد ابو القاسم" "صاحب بنارسی سے حدیث کی سند لی ہے"۔

اہلحدیث ہمعصر "سیاست" اس سے تعجب نہ کرے سلطان ابن سعود تو علماء کا بہت ہی قدر شناس ہے ہاں کوئی خود علم کے خلاف چلکر اور طریق سنت کو چھوڑ کر عزت نہ کرا وے تو اُسکی اپنی کجروی کا نتیجہ ہے۔ سلطان ابن سعود سے پیشتر بھی حرم محترم میں علماء اہلحدیث کی عزت افزائی ہوتی رہی ہے۔

(١) حضرت شیخ الکل جناب میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ پر جب چند حاسدین نے بذریعہ ایک جعلی اشتہار کے بہتانات لگائے اور حقیقت امر شریف موجود الوقت پر کھل گئی تو شریف صاحب نے حضرت میاں صاحب مرحوم کی اپنی ذات خاص سے چائے سے تواضع کی۔ اور بحفاظت تمام مکہ معظمہ سے مدینہ منورہ تک اور پھر وہاں سے جدہ تک پہنچا دیا۔

(٢) اسی طرح شوال ١٣٢١ھ میں شریف عون کے وقت میں جب مدینہ شریف کے سفر کے وقت بدوؤں میں آپس میں گولی چل پڑی اور سفر مدینہ رُک گیا۔ اور لوگوں کو ادا کیا ہوا کرایہ بھی واپس نہ ملا۔ تو خاکسار سے مع میرے رفقاء کے یہ خصوصی سلوک کیا گیا کہ ہم سے اس وقت کے شریف سے جدہ تک کا کرایہ نہ لیا گیا دوسرے لوگوں سے یہ رعایت مطلقاً نہ کی گئی۔

(٣) اسی طرح ١٣٢٠ھ کے سفر حج میں بھی سابق شریف حسین صاحب نے اپنی غداری کے زمانہ سے پیشتر خاکسار کو طائف سے اپنے دست خاص سے خط لکھکر اور اُسے اپنی مُہر سے مزین کرکے "**مجلس خلافت**" کا ممبر بننے کی خواہش ظاہر کی۔ اور پھر ہر روز حرم محترم میں روزانہ وعظ کرنے کی خاص سفارش کی۔ حالانکہ ان ایام میں دیگر کسی ہندی کو حرم میں وعظ کہنے کی اجازت نہیں تھی۔

غالباً اسی روش کے مطابق سلطان عبد العزیز اعزہ اللہ نے بھی حضرت مولانا المکرم سردار اہلحدیث (اکرمہ اللہ) اور آپ کے رفقاء کی یہ عزت افزائی کی ہوگی کہ حرم محترم میں اہلحدیث علماء کی عزت افزائی آگے بھی ہوتی رہی ہے۔ کیونکہ یہ خدا کے مقرر کردہ **ابراہیمی مصلے** کے وارث ہیں۔ اور دیگر مصلے لوگوں نے زمانہ رسالت و خلافت کے بعد از خود بنائے ہیں۔

اللھم زد فزد۔ اللھم انصر من نصر دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔ (عبدہ میر سیالکوٹی)

مؤتمر اسلامیہ } قاہرہ کے اخبار "السیاسۃ" کا نامہ نگار خصوصی متعینہ مؤتمر مکہ نے تحریر کیا ہے کہ سلطان ابن سعود نے سرکاری طور پر مؤتمر کا افتتاح کیا۔ ہندوستان روس، جاوا، شام، فلسطین، نجد، حجاز، عسیر، اور مصر کے ٥٩ نمائندے مؤتمر میں موجود تھے۔ بلفتۃ السلطان کے مشیر اعلےٰ نے منجانب سلطان مہمانوں کو خوش آمدید کہا اور اپنے خطبۂ صدارت میں حجاز کی سابق حکومت یعنی ذریت شریفیہ کی بد اعمالیوں، اور اسلام کے احترام و اکرام اور اماکن مقدسہ کی حفاظت کیلئے جو جانفشانیاں نجدیوں نے کی ہیں اُن کا ذکر کیا۔ آپ نے نمائندگان اسلام سے درخواست کی کہ خانقاہوں کو اسلام اور علم و فضل کی بہترین درسگاہیں بنا دینے میں متفقہ کوششیں کیجائیں تاکہ مذہب اور علم کی ضائع شدہ متاع گرانمایہ ہم کو دوبارہ حاصل ہو جائے۔

آپ نے فرمایا کہ نمائندوں کی مذہبی قیل و قال میں مطلقاً مداخلت نہیں کیجائیگی۔ لیکن ان کو بھی چاہئے کہ بین الاقوامی سیاسیات اور مسلمانوں کے باہمی اختلافات کا تذکرہ چھیڑنے سے باز رہیں۔ اس لئے مذاکرات کو فروعی و شرعی اختلافات سے پاک رکھیں آپ نے امید ظاہر کی کہ مسلمانوں کا یہ اجتماع ہر سال ہوتا رہیگا۔ اور یہ مؤتمر اُس سنہری زنجیر کی پہلی کڑی ثابت ہوگا۔

محمل شریف کا قضیہ طے ہوگیا } قاہرہ کی ٢٦ جون کی اطلاع ہے کہ امیر الحاج نے حکومت کو تار دیا ہے اس میں ظاہر کیا گیا ہے کہ ان کے اور ابن سعود کے درمیان جو مراسلت ہو رہی تھی وہ ختم ہوگئی ہے اور اسکے نتیجہ میں محمل شریف کے متعلق منیٰ کا واقعہ صاف ہوگیا ہے اب مکمل سکون ہے۔ مصریوں نے ابن سعود سے اجازت حاصل کرلی ہے کہ وہ محمل شریف کو لیکر مدینہ منورہ جانے کیلئے ریگستان کو عبور کرنے کی بجائے جدہ واپس آجائیں اور وہاں سے اس خدیوی اسٹیمر پر سوار ہوکر ینبوع چلے جائیں جو سویز سے روانہ کیا جائیگا۔

مصر میں تباہ کن زلزلہ } مصر میں سخت بھونچال آیا۔ زلزلہ کی تباہ کاریوں کے متعلق جو سرکاری اطلاع حکومت مصر نے شائع کی ہے اس سے عیاں ہوتا ہے کہ چار ہزار سے زائد مکانات تباہ ہوگئے ہیں۔ ٤٧ مساجد کو نقصان پہنچا ہے۔ ١١٥ اشخاص ہلاک اور ٤٠ مجروح ہوگئے ہیں فیوم کے ضلع میں ٨٥ اشخاص ہلاک اور ٩٢ زخمی ہوگئے ہیں۔

روسیوں کی ستم ظریفی } اخبار "ڈیلی میل" کا نامہ نگار مقیم ریگا رقمطراز ہے کہ شنبہ کا دن روسی سرگرمیوں کا دن تھا۔ ماسکو میں پولیس والے ہر شخص کے گھر پہنچکر مجبور کرتے تھے کہ وہ اُس سرمایہ میں چندہ دیں جو انگریزی کان کنوں کے لئے جمع کیا جارہا ہے۔ یہ ابتدا ہے اُس جہاد بالمال کی جو تمام قلمرو روسیہ میں شروع ہوگیا ہے اور جس میں ٦ لاکھ پونڈ حاصل ہونے کی امید ہے۔

برطانیہ سے عراق کا مالی مشورہ } عراق کے وزیر مالیات صبحی نشاط پیر کے روز (٢٨ جون کو) انگلستان روانہ ہو رہے ہیں تاکہ برطانی حکام سے عراق کو نئے سکہ چالو کرنے اور زراعتی بنکوں کی متعلق مشورہ کریں۔

AsliAhleSunnet.com

سلاجیت خالص آفتابی

۴۳/۵۱

دل دماغ اور معدہ کو طاقت بخشتی ہے خون صالح پیدا کرتی ہے کھانسی نزلہ ریزش ضعف دماغ کمزوری سینہ بلغم بواسیر خونی و بادی درد کمر اور دمہ کو از حد مفید ہے۔ بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے ضعیف العمر اور کمزور اشخاص کو بڑی طاقت بخشتی ہے ٹوٹے یا اکھڑے ہوئے اعضا اور چوٹ اور جوڑوں کے درد کو بہت نافع ہے مادہ تولید کو پیدا اور گاڑھا کرتی ہے قوت باہ کو بڑھاتی امساک پیدا کرتی اور سرعت و احتلام و جریان کو دور کرتی ہے جماع کے بعد اسکی ایک خوراک کھا لینے سے پہلی طاقت بحال رہتی ہے سنگ مثانہ (پتھری) کو ریزہ ریزہ کر کے بہا دیتی ہے ہر عمر اور ہر موسم میں استعمال ہو سکتی ہے قیمت فی چھٹانک ۱۲/ نصف پاؤ ۱۲/ پاؤ بھر ۱۲/ نصف سیر ۱۲/ ایک سیر تختہ ۵ ہے محصول ڈاک وغیرہ ممالک غیر سے محصول علاوہ۔

روحِ سلاجیت ہ فی اونس دو روپے بارہ آنے۔

زبردست شہادت

جناب حکیم صاحب سلاجیت آدھ پاؤ بذریعہ خط ہذا روانہ فرما کر ممنون فرمائیے آپ کی سلاجیت تمام ہندوستان کے دوا خانوں سے خالص ہے کیونکہ ہندوستانی دوا خانوں کی سلاجیت اس درجہ کی نہیں ہے یہ پتھری اور درد چوٹ میں اکسیر کا حکم رکھتی ہے اور مادہ تولید کو گاڑھا کرنے میں لاثانی دوا ہے۔ (۷ ۳۶/۲۴ ء)

(محمد اشرف موضع سندھو تحصیل چونیاں ضلع لاہور)

تازہ ترین شہادت

عالیجناب حکیم صاحب سلاجیت ملا اور برابر آج دن تک کھایا میرے پیٹ میں گولے گولے تھے اور ناف کی شکایت ہر روز رہتی تھی۔ اب ناف کی شکایت تو نہیں اور پیٹ کے گولے بھی آرام ہیں آپکی سلاجیت بہت فائدہ کرنیوالی چیز ہے ایک چھٹانک اور روانہ کر دیں بندہ کو بہت فائدہ کیا ہے بہت دوائی پر روپیہ خرچ کیا مگر آرام نہیں پایا جناب کی دوائی سے بہت آرام ہوا خداوند کریم آپ کو خوش آباد رکھے اور دوا خانہ ہمیشہ جاری رکھے۔ (۲۷ ۳۶/۵ ء)

(شان خان موٹر ڈرائیور نشن لین ضلع سمبلپور)

حکیم حاذق علم الدین سند یافتہ پنجاب یونیورسٹی محلہ قلعہ امرتسر

مومیائی

۱۴/۵۱

(مصدقہ مولانا ابو الوفا ثناء اللہ امرتسری و مولانا ابو القاسم بنارسی وغیرہم علماء اہلحدیث و ہزارہا خریداران اہلحدیث، علاوہ ازیں روزانہ تازہ بتازہ شہادات آتی رہتی ہیں جنکی فہرست مفت بھیجی جاتی ہے)

خون پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے ابتدائی سل و دق دمہ کھانسی ریزش ضعف دماغ اور کمزوری سینہ کو از حد مفید ہے بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے جریان یا کسی اور وجہ سے جنکی کمر میں درد ہو اُن کیلئے اکسیر ہے دو چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے مرد عورت بچے بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے ضعیف العمر کو عصائے پیری کا کام دیتی ہے ہر موسم میں استعمال ہو سکتی ہے ایک چھٹانک سے کم روانہ نہیں کیجاتی ہے قیمت ایک چھٹانک ۱۲/ آدھ پاؤ ہے پاؤ بھر ہے، ممالک غیر سے محصول علاوہ۔ ناظرین اہلحدیث تقریباً بیس سال سے اس سے فائدہ اٹھا رہے ہیں۔

(پتہ)

منیجر دی میڈلسن ایجنسی امرتسر

قابل دید کتابیں

۸/۵۱

صیانۃ المقتصدین حنفیوں کی کتاب "نصرۃ المجتہدین" کا مفصل و مکمل جواب۔ جسمیں پہلے حنفیوں کے اعتراض ایک ایک کر کے درج کئے گئے اور پھر ساتھ ساتھ اُن کا جواب دیا گیا ہے مولانا ابو القاسم بنارسی کے والد ماجد محمد سعید صاحب کنجاہی رحمۃ اللہ علیہ کے مؤلف ہیں۔ چند نسخے کہیں سے ملے ہیں جن اصحاب کو ضرورت ہو جلد منگوالیں حجم ۲۳۶ صفحات قیمت عہ

علماء سلف۔ اس بے مثل اور بے نظیر کتاب میں علماء سلف یعنی امامان دین کے اخلاق و آداب حق پسندی و راستگوئی و راستبازی۔ اختلاف و اتفاق۔ سلوک و برتاؤ محبت و مودت وغیرہ وغیرہ کی مثالیں دیکر سمجھایا گیا ہے کہ قرون اولٰے کے علماء کیسے تھے۔ کتاب اس قابل ہے کہ ہر ایک مسلمان پڑھے اور فائدہ اٹھائے۔ قیمت عہ

نصائح امام غزالی۔ قیمت ۶ر

(تمام کتابوں کا محصول ڈاک بذمہ خریدار)

خالد برادرس امرتسر

۲/۱۵

تمام دنیا میں بے مثل

سفری حمائل شریف

مترجم و محشی اُردو

کی قیمت رفاہ عام کے لئے

بجائے پانچروپے کی چار روپے

کر دئے گئے

ہم دعوے سے کہتے ہیں کہ تمام دنیا میں ایسے مفید اور مختصر اور صحیح مضامین کی حمائل مترجم آج تک نہیں چھپی۔ اس میں تمام مضامین احادیث نبویہ اور اقوال صحابہ اور آثار سلفیہ کے مطابق لکھے ہیں اور کوئی مضمون خلاف عقیدہ ائمہ اربعہ و سلف صالحین و اجماع امت کے نہیں لکھا ہم دعوے سے کہتے ہیں کہ ادنٰے لیاقت والا آدمی بھی اس حمائل شریف کے مضامین سے بخوبی واقف اور ماہر ہو سکتا ہے۔ اس حمائل شریف کی خوبیاں اور اوصاف اگر شمار کئے جائیں تو بیشمار ہیں۔ ناظرین خود دیکھکر معلوم کر لینگے۔ باوجود بے شمار خوبیوں کے قیمت بے جلد صرف چار روپے (للعہ) محصول ڈاک ۱۰ بذمہ خریدار اور جلد کے کئی درجے ہیں سوا روپیہ (ہے) ڈیڑھ روپیہ (عہ) دو روپے (عا) تین روپے (سے) جس قیمت کی جلد طلب کی جائیگی وہی بھیجی جائیگی۔

اعلان { آٹھ جلد کے خریدار کو ایک حمائل شریف بلا جلد مفت دی جائیگی۔

المشتہر

عبد الغفور الغزنوی مالک مطبع انوار الاسلام

امرتسر (پنجاب)

AsliAhleSunnet.com

۲/۰

نارتھ ویسٹرن ریلوے

نوٹس

نارتھ ویسٹرن ریلوے سے مندرجہ ذیل متفرق سٹورز کی خرید کے لئے سربمہر ٹنڈر مطلوب ہیں۔

مٹی کے تیل کے خالی کنستر۔ نرم لوہے کی ٹیز (Tees) فلیٹ اور اینگلز (Flats and angles) ایلومنیم کے ڈبے۔ تانبے کے ہموار ٹکڑے۔ تانبے اور پیتل کی نالیاں۔ سپرنگ دار لوہے کے ہموار ٹکڑے۔ ۸ انچ۔ پی ورٹیکل بوئلر۔ سان کے گونڈے۔ ساڑھے پانچ فٹ چوڑا تولنے کا کانٹا۔ بجلی کا سامان۔ فرسٹ ایڈ بکس نامکمل (First aid Boxes) تانبے اور لوہے کے مختلف سائز کے پیچ۔ چھاپہ خانہ کی مشین وغیرہ۔ لفافہ بنانے کی مشین۔ چھوٹی ماپ کی گاڑیاں جوڑنے کے پرزے نامکمل۔ ہندوستانی ربڑ کے ٹکڑے۔ بوئلر کی نالیاں۔ کوئلہ۔ جڑے ہوئے کنارے ساختی لوہے کی نالیاں۔ سان کے پرزے۔ مختلف سائز کے گول آہنی ستون۔ سوتی اور اونی کپڑوں کی کترین۔ اس کے علاوہ اور بہت سی چھوٹی چھوٹی چیزیں ہیں جن کی تفصیل مغلپورہ سٹور ڈپو لاہور سے معلوم ہوسکتی ہے۔

ٹنڈر کنٹرولر آف سٹورز نارتھ ویسٹرن ریلوے مغلپورہ (لاہور) کے دفتر میں ۳۰ جولائی بروز جمعہ دو بجے بعد دوپہر سے پہلے پہنچ جانے چاہئیں۔ اور دوسرے دن دو بجے اسی دفتر میں ٹنڈر دینے والوں کی موجودگی میں جو کہ وہاں حاضر ہونگے کھولے جائینگے۔

ٹنڈر کا فارم جس میں مذکورہ بالا اشیاء کی فروخت کے لئے مقدار وغیرہ کی پوری تفصیل دی ہوئی۔ ہے کنٹرولر آف سٹورز نارتھ ویسٹرن ریلوے مغلپورہ (لاہور) سے درخواست کرنے اور پانچ روپئے ادا کرنے پر مل سکتا ہے۔

کنٹرولر آف سٹورز کو پورا حق حاصل ہے کہ وہ بغیر وجہ بتانے کے کسی ایک یا تمام ٹنڈروں کو مسترد کردے۔

دفتر
صاحب کنٹرولر آف سٹورز مغلپورہ
مورخہ ۱۵ جون ۱۹۲۶ء

دستخط
سی۔ ایف۔ لینگر
کنٹرولر آف سٹورز

۸/۱۲

صرف سترہ ہزار

صوفی کمپنی کے ۸۳ ہزار کے حصے فروخت ہوچکے ہیں صرف سترہ ہزار کے باقی ہیں اگر آپ دین و دنیا دونوں میں نفع کمانا چاہتے ہیں تو یہ حصے جلدی خرید لیں رعائتی فہرست کتب. قواعد کمپنی مصدقہ پبلسٹی شیٹ مع رپورٹ کارکردگی طلب کرنے پر مفت

منیجر صوفی پرنٹنگ اینڈ پبلشنگ کمپنی لمیٹڈ. پنڈی بہاؤالدین (پنجاب)

۱۲/۱۲

علمی جواہرات غیر معمولی رعایت پر

بیان الامرا۔ ترجمہ تاریخ الخلفا۔ ڈنکے کی چوٹ سچی بات کہتا ہوں کہ اکثر تاریخی کتابیں جنمیں امرائے اسلام کا بیان کیا گیا ہے اسی کتاب سے ماخوذ ہیں۔ یہ خلفاء اربعہ اور بنی عباس اور بنی امیہ اور بنی فاطمہ کی بڑی مبسوط تاریخ ہے اور ہر خلیفہ اور سلطان کے عہد کی علمی اور عملی تصویر ہے ضخامت ۵۱۶ طباعت وکتابت قابل دید قیمت صرف ۶؍

احسن البیان فی تنقید الفرق والادیان اگر آپ کو مذاہب عالم کی سیر اور تحقیقات کرنے کا شوق ہو تو۔ کتاب طلب فرمائیں جسمیں ساری دنیا کے قدیم وجدید مذاہب پر علمی تبصرہ کرکے اسلام کی افضلیت ثابت کرتے ہوئے مذاہب اسلام میں سے اہلحدیث کو ترجیح دیکر مسلمانوں کا راستہ صاف کردیا ہے۔ قیمت رعایتی ۱۰؍

گفتگوئے عربی۔ قرآن اور جنت اور قبر کی زبان سکھانے والی کتاب۔ قیمت ۶؍

الصالحات۔ یعنی نیک بی بیاں حضرت فاطمہؓ عائشہؓ خدیجہؓ حلیمہؓ کی مفصل اور صحیح سوانح عمریاں جنکا ماخذ کتب حدیث ہیں۔ قیمت ۸؍

اثبات التوحید۔ یہ عقائد اہلحدیث پر ایک بڑی مدلل اور مبسوط کتاب ہے جسے تمام اہل حدیث نے پسند کیا ہے ضخامت قریبًا ۲۰۰ صفحے قیمت ۱۲؍

اصلاح الرسوم۔ پیدائش سے لیکر موت تک جسقدر رسومات اور بدعات ہندوستان کے مسلمانوں میں رائج ہوگئی ہیں انکی معقول اور مدلل تردید۔ قیمت ۸؍

بخاری شریف۔ عربی چھاپہ مصری مجلد اعلےٰ معہ

مسلم شریف۔ عربی چھاپہ مصری مجلد اعلےٰ معہ

قرآن مجید مترجم۔ شاہ عبدالقادر کا ترجمہ تقطیع کلاں مجلد اعلےٰ ہے

آئینہ اسلام تا المعروف النبی والاسلام۔ یہ کتاب ڈاکٹر عبدالحکیم خان مرحوم کی معرکۃ الآرا تصنیف ہے جو تمام علوم اسلامیہ اور تواریخ اسلامیہ کا بہترین مجموعہ ہے کتاب بہت طویل ہے ۲۵ لکھائی چھپائی اعلےٰ۔ اس کتاب میں صرف پانچسو معجزات ہیں۔ ۱۲؍

(پتہ)

منیجر کتبخانہ نسیم کا ڈاکخانہ ہوڈل ضلع گوڑگانوہ

AsliAhleSunnet.com

نارتھ ویسٹرن ریلوے

۲/۴

ارزاں ہفتہ وار (ویک اینڈ) فسٹ کلاس واپسی ٹکٹ تا شملہ

مورخہ ۲۱ مئی ۱۹۳۶ء سے فرسٹ کلاس واپسی ٹکٹ مندرجہ ذیل اسٹیشنوں سے شملہ تک بشرح کرایہ جو کہ ہر ایک اسٹیشن کے مقابلہ میں دیا ہوا ہے ہر جمعہ (شکروار) اور ہفتہ (سنیچروار) کو مل سکتے ہیں۔ واپسی ٹکٹ کا دوسرا حصہ واپسی سفر کو ختم کرنے کیلئے ہر اگلے منگل تک کام آسکتا ہے۔

نام اسٹیشن	کرایہ	نام اسٹیشن	کرایہ
راولپنڈی	۶۸ روپے	جالندھر چھاؤنی	۴۳ روپے
جہلم	۶۱ روپے	لودھیانہ	۴۰ روپے
سیالکوٹ	۵۹ روپے	پٹیالہ	۳۷ روپے
لاہور	۵۱ روپے	انبالہ چھاؤنی	۳۴ روپے
امرت سر	۴۸ روپے	سہارنپور	۳۸ روپے
فیروز پور چھاؤنی	۴۷ روپے	میرٹھ چھاؤنی	۴۵ روپے
		دہلی	۴۵ روپے

جن مسافروں کے پاس یہ واپسی ٹکٹ ہونگے اُن کو راستہ میں اپنا سفر قطع کرنے کی اجازت نہیں اگر کوئی مسافر شملہ سے ادھر ہی کسی اسٹیشن پر اُترنا چاہے تو اُس کو واپسی ٹکٹ کا آدھا حصہ اسی اسٹیشن پر دینا ہوگا۔ اور وہ اپنا واپسی سفر اسی جگہ سے شروع کر سکتا ہے۔

جن مسافروں کے پاس یہ واپسی ٹکٹ ہونگے وہ مجاز ہونگے کہ کالکا اور شملہ کے درمیان بغیر مزید پانچ روپے دینے کے جو کہ عام ٹکٹوں پر دئے جاتے ہیں ریل موٹر پر سفر کریں بشرطیکہ جگہ ہو۔

کسی حالت میں بھی ان واپسی ٹکٹوں کا روپیہ واپس (ریفنڈ) نہیں ہو سکتا۔

سیسل اینڈ ہوٹلز لمیٹڈ (The Cecil and Corstorphans)

"دی سیسل اینڈ کورسٹورفنز" ان مسافروں سے جن کے پاس یہ واپسی ٹکٹ ہونگے ہوٹلوں میں رہنے کے لئے رہائش اور کھانے کی قیمت پر فی صدی خاص رعایت کرینگے بشرطیکہ ان کے ہاں رہنے کی جگہ ہو۔ یہ رعایت صرف اُن اشخاص کیلئے ہوگی جو ہفتہ کے روز ہوٹل میں پہنچ جائیں اور پیر کے روز بعد دوپہر ہوٹل سے روانہ ہو جائیں۔ اسکے علاوہ کسی دوسری صورت میں رعایت نہ ہوگی۔

دفتر
ہیڈ کوارٹرز این۔ ڈبلیو۔ آر
لاہور ۱۷ مئی ۱۹۳۶ء

دستخط
ڈی۔ اے۔ ایچ۔ بولتھ
برائے ایجنٹ صاحب

۲/۲۵

اسلامی دوکان

اطلاعاً عرض ہے کہ تحریر کردہ اشیاء آپ کو اسلامی دوکان سے نہایت عمدہ اور ارزاں مل سکتی ہیں۔ آزمائش کریں۔

اصلی سلکی شہدی لنگی ۶ گز طرہ کلاہ مخملی زریں استر دار فی عدد ۶ عمر تولیہ بہترین فانی عدد ۸ بازار بند سلکی زنبیلا مرا ریشمی رنگدار قسم اول فی درجن ۶ ، دوم ۴ ، رومال سلکی ہونگے فی درجن ۳ ۔ اندازاً خط و کتابت کریں۔ مال اگر پسند خاطر نہ ہو تو واپس کر دیں۔ پتہ

سید عباس علی شاہ احسان ہیڈ کمپنی سوداگران لودھیانہ پنجاب

۴/۵۱

نسیا منسیا
یعنی
دردِ سر کی بجھا دوائی

ٹکیہ کھاتے ہی دردِ سر غائب

قیمت فی بکس ۲۴ خوراک ایک روپیہ چار بکس تین روپے فی ٹکیہ ۱ر محصولڈاک وغیرہ دو بکس ٹکٹ ۹ ، چار بکس ۷ ،

حکیم حاذق علم الدین سند یافتہ پنجاب یونیورسٹی
محلہ قلعہ امرتسر

اہلحدیث کے امتیازی مسائل

۴/۲

اس میں مولوی اشرف علی صاحب تھانوی کی رسالہ "الاقتصاد فی التقلید والاجتہاد" کے مکمل جواب ہونے کے علاوہ مندرجہ ذیل مسائل کی پوری تحقیق ہے۔ مسئلہ تقلید شخصی۔ ظہر کا وقت ایک مثل تک۔ وتر کے شروع میں بسم اللہ پڑھنا۔ فاتحہ خلف الامام۔ وضو کے بعد شرمگاہ کو ہاتھ سے یا عورت کو شہوت سے چھونے سے وضو کا ٹوٹنا۔ چوتھائی سر کا مسح۔ رفع یدین۔ آمین بالجہر۔ سینہ پر ہاتھ باندھنا۔ قعدہ میں چوتڑوں پر بیٹھنا۔ جلسہ استراحت۔ سنت فجر کا بعد نماز کے پڑھنا۔ رکعات وتر کی تعداد اور ان کے پڑھنے کی کیفیت۔ مسئلہ تراویح۔ فجر کی نماز میں دعاء قنوت۔ حنفیہ کی نماز۔ قیمت ۶ر علاوہ محصولڈاک۔

اہلحدیث کی تعریف۔ اس رسالہ کے نام ہی سے ظاہر ہے کہ کیا ضروری رسالہ ہے۔ اس میں پہلے ۲۱ علماء کی مختلف تعریفیں درج ہیں جو اخبار "اہلحدیث" میں شائع ہوئی تھیں آخر میں ان تعریفوں پر بہت بسط کے ساتھ فیصلہ لکھا گیا ہے جسکو دیکھکر آنکھیں کھل جاتی ہیں بہت علماء کی آرزو تھی کہ کوئی صاحب ان تعریفوں پر فیصلہ لکھے کہ کونسی تعریف اہلحدیث کی صحیح ہے سو خدا کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ مولوی عبد اللہ صاحب امرتسری کے ہاتھ پر یہ کام پورا ہوا۔ اس رسالہ کے دو حصے ہیں۔ قیمت حصہ اول ۱۲ر علاوہ محصولڈاک حصہ اول کی کاپیاں سب لکھی جا چکی ہیں عنقریب طبع ہونے والا ہے جو پیشگی قیمت بھیجے اُس سے ۴ر رعایت اور پیشگی درخواست بھیجے اُس سے ۱ر رعایت۔

اہل سنت کی تعریف۔ اس رسالہ میں سینکس تعریفیں درج ہیں جو اخبار اہلحدیث میں شائع ہوئی تھیں آخر میں بہت بسط کے ساتھ فیصلہ لکھا گیا ہے۔ تمام چھپ چکا ہے تھوڑا سا باقی ہے۔ عنقریب ملیگا انشاء اللہ۔ مگر چونکہ حجم بڑا ہے محصول ڈاک تین چار آنے سے کم نہیں ہوگا۔ حجم تقریباً چار سو صفحات سے زائد ہوگا۔

(ملنے کا پتہ)

ناظم مدرسہ اہلحدیث روپڑ
ضلع انبالہ

AsliAhleSunnet.com

کیمیکل گولڈ سونے کی چوڑیاں ۱۲

انگو کاریگر نے اس خوبصورتی سے بنایا ہے کہ ہاتھ چوم لینے کو جی چاہتا ہے
بلکہ دو سو روپے کی چوڑیاں بنوا کر انکے مقابلہ میں رکھ دیجیے دیکھو کونسی خوبصورت
معلوم دیتی ہیں بڑے بڑے سنار سنار کاریگر بھی یک بیک نہیں بتا سکتا کہ یہ سونے کی نہیں
ہیں جہاں دکھاؤ کوئی دو سو روپے سے کم کی نہیں بتا سکتا کاٹ لو
تپاؤ کسوٹی پر لگاؤ سونے کے سوا کچھ نہیں دیکھو گے مگر رسالہ تھوڑی دن کی
بہار دیکھنے کی چیز نہیں ایک سی معلوم دیتی ہیں ہر وقت اگر الگ
ہو جائیں تو بھول ہی معلوم ہوتی ہیں سب ملکر عمدہ اور بڑا معلوم
ہوتا ہے سب الگ ہو جائیں تو عمدہ قسم کی بیل پڑ جاتی ہے انکو پہنکر
عورتیں حور نظر آتی ہیں جہاں کہیں بیٹھیں تو وہ عورتیں جو ماند سونا
چاندی پہنتی ہیں دیکھکر دنگ ہو جاتی ہیں کہ ایسی ہمکو بھی منگوا دو سب
کی نظر اسپر پڑے تو بات نہیں چمک دمک رنگ روپ ہمیشہ قائم
رہتا ہے۔ قیمت ایک سٹ بارہ چوڑیوں کا ۱۲ تین سٹ کے
خریدار کو ایک سٹ مفت فرمائش کے ہمراہ ٹکٹ بھی روانہ کریں

(پتہ)

سیٹھ اظہار الحسین سوداگر ڈوری بازار متھرا

لاولد عورتوں و مردوں کو خوشخبری

دوا خوش کیف

اگر آپ یا آپ کا کوئی عزیز یا ہمسایہ لاولد ہے یا آپکی اہلیہ بانجھ پن میں مبتلا ہے
اور آئندہ کوئی امید قیام نسل کی نہیں یا صرف ایک دو بچے پیدا ہو کر سلسلہ
تولید ختم ہو گیا ہے تو آج ہی اس دوا کو منگا کر قسمت کا فیصلہ کر لیجئے
جسکا ۲ یوم دو مرتبہ کا استعمال ہو گا ۱۰ کو اللہ خوشی کی آثار نظر آنے لگیں گے
مکمل قیمت مع عہ ہرجہ واپس منگالو بطور حفظ ماتقدم حالت حمل
میں بچہ کی استقامت و حفاظت کرتا ہوئے درد زہ کی تکلیف سے محفوظ رکھتی
ہے سیلان الرحم یا جریان زنان او کثرت ایام ماہواری میں بیحد مفید ہے
نوٹ:۔ ۴۵ برس سے زیادہ عمر کی عورت کیلئے یہ دوا طلب
نہ کیجائے۔ قیمت عہ محصول ۶؍

اکسیر ذیابیطس۔ جلد جلد پیشاب کا آنا خشکی و پیاس کا زیادہ ہونا
شکر یا چربی کا خارج ہونا گھٹنے اور پنڈلیوں میں درد ہونا یہ کل شکایتیں دور
ہو کر گردوں کی اصلاح ہو جاتی ہے قیمت ۱۲ محصول ۶؍

ناظم مطب حکیم ظہیر الحسن کوشک متھرا

محکمہ صنعت و حرفت پنجاب

گورنمنٹ سنٹرل ویونگ انسٹیٹیوٹ امرتسر کی
اعلے اور دستکاری بارڈر جن جماعتوں کا نیا سال
مورخہ یکم اکتوبر ۱۹۲۲ء سے شروع ہو گا۔
مستحق امیدواروں کو دس روپے سے پندرہ
روپے تک ماہوار وظائف دئے جائینگے وظائف
دینے میں باشندوں کو ترجیح دیجائیگی۔

داخلہ کی درخواستیں ٹکسٹائل ماسٹر صاحب
امرتسر کے پاس ۲۰ جولائی ۱۹۲۲ء سے پیشتر
پہنچ جانی چاہئیں۔

دستی کھڈیوں اور پاور شینوں پر کپڑا بننے
کی اصولی تعلیم دیجاتی ہے۔ پورے حالات
مطبوعہ پراسپیکٹس میں دئے گئے ہیں۔ جو
درخواست کرنے پر مذکورہ بالا اسکول سے
مل سکتے ہیں۔

ٹکسٹائل ماسٹر گورنمنٹ سنٹرل ویونگ انسٹیٹیوٹ امرتسر

دار العلوم طبیہ پٹیالہ کا سند یافتہ

بی۔اے اور ایم۔اے پاس سے افضل ہے

کیونکہ

اسکے پاس وہ جوہر ہے جسکے لئے تمام دنیا ہاتھ پھیلائے کھڑی ہے
ایم۔اے پاس کرنے کے بعد انسان کو بڑی مشکل سے سو روپے
ماہوار کی جگہ ملتی ہے مگر دار العلوم ہذا کا سند یافتہ معمولی پریکٹس
سے دو تین سو روپے ماہوار کما سکتا ہے۔ ہندوستان کے
دوسرے طبی کالجوں کے سند یافتہ یونانی کے طبی کالجوں کے
سند یافتہ کا مقابلہ نہیں کر سکتے کیونکہ وہ تھوڑی بہت طب کے علاوہ
ڈاکٹری اصولات سے ناواقف ہوتے ہیں انہیں موتیا بند کا
بیماروں کی آنکھیں بنانا آتی ہیں اور نہ دنداں سازی کا علم ہوتا ہے
دار العلوم کا سند یافتہ ان نقائص سے پاک ہے اسلئے انٹرنس
پاس طلبا کو بالخصوص اس دار العلوم میں داخل ہو کر اپنا مستقبل
شاندار بنانا چاہئے مدت تعلیم دو سال ہے پراسپیکٹس اور کا
ٹکٹ آنے پر مفت داخلہ ۱۶ ستمبر کو بند ہو جائیگا۔

شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ کی تفسیر قرآن مجید

اگر کسی شباب سے کوئی و شائقین کی خدمت میں پوری کی پوری
پیش کی جاتی تو نہایت ہی گرانبہا نعمت ہوتی لیکن افسوس کہ پوری
تفسیر سے عموم و خواص محروم ہیں حضرت امام موصوف کی تفسیر کا ایک جزو
سورۂ اخلاص ہے۔ یعنی قل ہو اللہ احد کی کامل تفسیر جسے ایک
مختصار و ترجمہ کر کے خاکسار نے شائع کیا ہے۔ یہ حضرت کی
کتاب کا شمار شکریہ ہے ترجمہ نہایت سلیس اور بامحاورہ ہے
جناب مولانا غلام ربانی صاحب بی۔اے نائب مدیر اخبار ...
لاہور اسکے مترجم ہیں کتاب کو تقریباً سو ابواب و فصول میں تقسیم کر کے
ہر مضمون کو عام فہم بنا دیا گیا ہے۔ علاوہ دیگر مضامین کے جو تفسیر
اس تفسیر میں آ سکتے تھے حضرت امام رحمہ اللہ نے صداقت اسلام
تمام اصول پر شرح و بسط روشنی ڈالی ہے جنکی طلباء علماء
کو آریوں اور عیسائیوں کے ساتھ بحث کرنے میں ضرورت
پڑتی ہے۔ معقول دلائل سے غیر مسلم معترضین کے اعتراضات
کو توڑا ہے۔ قدامت مادہ کی تردید نصاری کے عقائد متعلق
تولد عیسے علیہ السلام کو بیخ و بن سے اکھیڑ کر رکھ دیا ہے۔ اہل فلسفہ
ملحدین تاویل بالباطل کرنیوالوں اور اسی قسم کے سینکڑوں خلاف
اسلام عقیدہ رکھنے والوں کی پوری پوری تردید کی ہے۔
اللہ اللہ! شیخ الاسلام کی وسعت نظر اور تاریخ دانی کا یہ حال
ہے کہ کفار عرب اور مشرکین یونان کے عقائد بیان کرنے کے
بعد مشرکین ہندوستان و تاتار و چین کے معتقدات شمار کر دیئے
ہیں۔ باایں ہمہ سب سے بڑھ کر وصف یہ ہے کہ شیخ الاسلام کے
دل میں سلف صالحین اور مذہب اہل سنت کا حیرت انگیز جوش
ہے۔ چنانچہ اس تفسیر میں آپنے حضرت امام احمد بن حنبل کی
تاویل بالباطل والوں کے مقابلہ میں بہت بڑی حمایت کی ہے
الغرض یہ سورۂ اخلاص دنیا کے علماء اور عوام ہر ایک کے لئے
نمونہ تفسیر قرآن ہے اور سلف کے عقیدہ کے بعینہ موافق ہے حضرات
شائقین جلد از جلد طلب کیجئے صفحات ...
نکلین ٹائپ طرز تحریر پسندیدہ زیب تقطیع
ملنے کا پتہ محمد شریف عبد ...
بازار کشمیری دوکان دار ...

AsliAhleSunnet.com